3370240

Qayāmat nāmah ---

Fayyāz al-Ḥaqq

بعون صناع مکین و مکاں و فضل خلاق زمین و زماں

قیامت نامہ

۱۲۸۷ھ

وفات نامہ

۱۸۷۰ء

مطبع منشی نولکشور میں بطبع معقول چھپا ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد ایکدن اس فقیر خاکسار فیاض الحق سے ایک دوست دیندار باصدق وصفا محمد رضا نے کہا کہ اگر یہہ رسالہ حدیث کا کہ جسمین کچہ حال دوزخ کا اور حضرت کی شفاعتکا ہی زبان ہندی مین بعبارت سلیس ہو جاوے تو خوب بات ہو کہ سب مسلمان حرف شناس بھی قرار واقعی سمجہ لیوین اور عذاب الہی سی ڈر کر توبہ کرین بموجب فرمانی اونکی اس فقیر نے سنہ ایکہزار دوسو چھپن ہجری مین زبان ہندی مین کیا اور امیدوار ہون کہ جو مسلمان اسکو پڑہی اللہ واسطے اس گنہگار کے دعاے نجات مغفرت مانگے حدیث مین روایت ہی کہ ایکدن جبرئیل علیہ السلام حضرت صلعم کے پاس آئے کہ مونہہ جبرئیل کا زرد تھا حضرت نے پوچھا کہ ای بھائی میرے ہمیشہ تم خوشی خوشی میرے پاس آتے تھے آج کیا باعث ہی کہ تمہارا چہرہ زرد ہے جبرئیل ع نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین کیا کہون کہ دوزخ کو آج دیکھہ آیا ہون ڈر کے مارے میرا رنگ زرد ہے حضرت صلعم نے فرمایا اوسکا حال بیان کرو احوال دوزخ جبرئیل ع نے کہا کہ جب اللہ تعالی نے دوزخکو پیدا کیا فرشتون نے ہزار برس تک دم کیا تو اوسکا رنگ سفید ہوا پھر ہزار برس اوسکو دہونکا تو اوسکا رنگ سرخ ہوا پھر ہزار برس پھونکا تو وہ سیاہ ہو گیا اب اوسمین ایسی سیاہی اور تاریکی ہے کہ ذرا روشنی نہین روایت ہی حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے کہ دوزخ مین سانپ ہین اور بچھو اونٹ کی گردن کے برابر ہین جسوقت اونکو دوزخی دیکھینگے قصد بھاگنی کا کرینگے اوسدن کافر کہیگا اب کہان جگہہ بھاگنی کی ہی لکھا ہی کہ اگر اونمین سے ایکبار کسیکو کاٹی تو چالیس برس تک زہر باقی رہی یعنی دنیا کی آگ دوزخکی آگ سے پناہ مانگتی ہے حدیث مین آیا ہی کہ اللہ تعالی نے جبرئیل کو مالک دوزخکی طرف بھیجا کہ ایک ٹکڑا آگ کا دوزخ سے لیکر آدم کے پاس لیجاوے کہ اس آگ سے کچہ وہ پکاوے حضرت جبرئیل ع نے بموجب حکم الہی مالک دوزخکی پاس جا کر کہا کہ ای مالک ذراسی آگ مجکو دے کہ مین آدم کے پاس لیجاؤن مالک نے کہا کہ اگر مقدار ایک چیونٹی کے آگ تمکو دون تو ساتون آسمان

جل جاوین اور جو مانند آدمی چیونٹی کے دون تو مارے سوزش کے آسمان سے مینھ نہ برسے اور زمین سے سبزہ نہ جمے پھر جبرئیل نے حق سبحانہ تعالی سے عرض کیا الہی کم اُخُذُ نَارًا یعنی کتنی آگ لون حکم ہوا کہ ایک ذرے بھر لیس حضرت جبرئیل ع نے مالک سے ذرہ برابر آگ لی اور اوسکو ستر دریاؤن سے دہوکر حضرت آدم علیہ السلام کے پاس لائے جبرئیل ع نے اوسکو پہاڑ پر رکھا وہ پہاڑ جلکر مثل خاک ہوگیا اور وہ آگ دوزخمین گئی لیکن اوسکا دہوان پتھر اور لوہے مین اتنک باقی ہے حضرت نے فرمایا کہ سبکے سے ہلکا عذاب دوزخکا یہہ ہے کہ نعلین آگ کی پاؤن مین پہنائی جاینگی اوسوقت اوسکی گرمی سے دماغ اوسکا اوبلنے لگیگا اور بدن سے شعلے آگ کے نکلینگے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جہنم مین مالک کو پکارینگے چالیس برس تک مالک اونکو جواب نہ دیگا بعدہ یہ کہیگا ای دوزخیو تمکو دوزخمین ہمیشگی ہے پھر دوزخی اپنے پروردگار سے کہینگے ای رب نکال ہمکو دوزخسے اگر ہم گناہ پھر کرین تو ہم البتہ ظالمون سے ہونگے پس اللہ تعالی ایک مدت تک اونکو جواب نہ دیگا پھر حق تعالے کیطرف سے جواب آویگا کہ تم ہمسے کلام نکرو پھر اونکو بولنے کی طاقت نہوگی مگر زفیر اور شہیق یعنے اگر دوزخمین بولینگے تو گدہے اور خچر کی آواز ہوگی اور مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر ایک کپڑا دوزخی کا درمیان آسمان و زمین کے لٹکا دین تو حرارت کے سبب سب آسمان و زمین کے رہنے والے مرجائین اور اگر ظاہر ہو آگ دوزخکی مانند سوئی کی ناکے کی تو ساری دنیا جل جاوے اور اگر اوسکی آگ پہاڑون پر رکھین تو سارے پہاڑ خاکستر ہو وین جبرئیل ع نے حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہا قسم ہے اوسکی جسنے تجکو سچا پیغمبر کیا ہی اگر ایک مرد کو مغرب مین عذاب کیے تو مشرق والے سارے جل جاوین لیس اوسکی حرارت نہایت سخت ہے اور گہرائی اوسکی بہت دور ہی اور ایندہن اوسکا آدمی اور پہاڑ ہین چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے فاتقوا النار التی وقودہا الناس والحجارۃ یعنے ڈرو اوس آگ سے کہ جسمین ایندہن آدمیون اور پہاڑونکا ہی اور اوسکا پانی حمیم یعنی کھولتا پانی ہی اور خوراک زقوم یعنی سینڈہے اور دوزخمین آگ کے بچھو ہین پھر جبرئیل ع نے کہا دوزخکے سات طبقے ہین ہر ایک طبقہ جزء مقسوم یعنی ہر ایک گنہگار کیواسطے طبقہ دوزخکا قسمت کیا گیا ہے اور ایک سے دوسرا طبقہ ملا ہوا ہی ایک سے دوسرے مین دونا عذاب اور گرمی ہی پھر حضرت نے فرمایا جبرئیل ع سے کہ مجکو دوزخکے رہنے والونسے خبر دی کہ اون طبقونمین کون کون لوگ رہینگے جبرئیل ع نے کہا کہ پہلے طبقے مین جو سب سے نیچے ہی اور اون چہون طبقونسے اوسمین زیادہ گرمی ہی اوسکی اندر منافق لوگ پڑینگے اور علامت منافقونکی یہہ ہی کہ جھوٹھ بہت بولتے ہین اور امانت مین خیانت کرتی ہین اور نماز پڑہنے مین سستی اور کاہلی کرتے ہین اور آگے پیچھے کچھ کہتے ہین اور اولاد فرعون کی اور وہ لوگ کہ اصحاب مائدہ سے کافر ہوے ہین یہ سب لوگ نیچے کے طبقے مین پڑینگے نام اوسکا ہاویہ ہی اور دوسرے طبقے مین ابلیس اور جو لوگ اوسکے تابع ہین اور مجوسی رہینگے اوسکا نام لظی ہی اور جو کہ تیسرا طبقہ ہی اوسمین یہودی رہینگے نام اوسکا حطمہ ہی اور چوتھا طبقہ جو ہی اوسمین نصاری رہینگے اوسکا نام سعیر ہے اور پانچوین طبقے مین صابئین رہینگے نام اوسکا سقر ہی اور چھٹی طبقے مین مشرک رہینگے نام اوسکا

آتش پرست ۱۲

جحیم ہی اور ساتوین طبقے مین کہ نام اوسکا جہنم ہی وہ سب طبقون سے اوپر ہی مگر اوسمین کم عذاب ہے لیکن
اوسمین بھی ستر ہزار ندیان ایسی جوش اور خروش سے بہتی ہین کہ اگر ذرا سا بھی شور اوسکا ردی زمین پر پہونچے
کوئی جیتا نہ بچے حضرت صلعم نے فرمایا بھلا ساتوین طبقے مین کون لوگ رہینگے پس چپ ہو رہے جبرئیل اور کچھ جواب نہ پایا پھر
آپ نے فرمایا ای جبرئیل تو کیون چپ ہو رہا مجکو ساتوین طبقے کے رہنے والون سے خبر دے یعنی کسکی امت اوسمین
رہیگی جبرئیل نے کہا کیا آپ مجھ سے پوچھتے ہین فرمایا کہ ہان تب جبرئیل نے بیان کرنا شروع کیا کہ آپکی امت مین سے
جو کبیرہ گناہ کرتے ہین اور بدون توبہ کیئے مر گئے ہین وہ لوگ ساتوین طبقے مین رہین گے یہ حال سنکر حضرت بیہوش ہو کر
گر پڑے اور جبرئیل نے سر مبارک آپ کا گود مین رکھا یہانتک کہ حضرت کو ہوش آیا پھر فرمایا کہ ای جبرئیل مجھ پر بڑی مصیبت
پڑی اور میرے دل مین بڑا خوف ہوا کہ میری امت بھی جہنم مین داخل ہوگی جبرئیل نے کہا کہ ہان جو گناہ کبیرہ کر کے
مر گئے ہین بیشک دوزخ مین پڑینگے پھر روئی رسول اللہ اور جبرئیل بھی رونے مین شامل ہوئے پھر حضرت نے پوچھا ای
جبرئیل تم کسواسطے روتے ہو تم تو گناہ سے پاک ہو کہا یا محمد اللہ سے مین ڈرتا ہون ایسا نہو کہ مین مبتلا کیا جاؤن
اوس امر مین کہ جسمین ہاروت اور ماروت مبتلا ہوئی تھی پس وحی بھیجی اللہ تعالے نے دونونکی طرف اور کہا کہ
ای جبرئیل اور محمد مینے تم دونونکو دوزخ سے آزاد کیا ہی لیکن تم ہمارے عذاب دوزخ سے ڈرتے رہو اور روتے رہو
اور دوسرے روایت مین لکھا ہے کہ جب حضرت نے یہہ حال دوزخ کا اور امت کے پڑنیکا سنا تو بدحواس ہو گر گئے
اور چادر مبارک اوڑھ کر اپنے حجرہ مین روتے چلے گئے حدیث مین روایت ہے کہ جسوقت دوزخکو قیامت
کے میدان مین لائین گے اوسکے ستر ہزار باگین ہونگی ہر ایک باگ کو ستر ستر ہزار فرشتے گھسیٹین گے اوسمین چنگاریان
محل کے برابر اوڑتے ہونگے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے انہا ترمی بشرر کالقصر کانہ جمالت
صفر یعنے مقرر وہ چنگاریان اتنی بڑی ہونگی جیسے بڑے محل گویا کہ وہ چنگاریان زرد اونٹونکی برابر
ہونگی حدیث مین لکھا ہے کہ جسوقت دشمن اللہ کے دوزخ کی طرف گھسیٹے جاوینگے اونکے منہ
سیاہ ہونگے اور آنکھین کرنجی اور اونکی مونھ اور آنکھون پر مہر کیجائیگی پس جسوقت یہہ دشمن اللہ کے کنارے
جہنم کے پہونچینگے تو جہنم کے شعلے اون لوگون کے واسطے استقبال کرین گے اور طوق و زنجیر آگ
کے ساتھ لائین گے یہہ معاملہ دیکھتے ہی ہر ایک کافر بھاگے گا تو اللہ تعالی دوزخ کو حکم کریگا کہ خذوہ
فغلوہ ثم الجحیم صلوہ ثم فی سلسلۃ ذرعہا سبعون ذراعا فاسلکوہ انہ کان لا
یومن باللہ العظیم ولا یحض علی طعام المسکین فلیس لہ الیوم ہہنا
حمیم یعنے پکڑو کافر کو پھر عذاب مین کھینچو پھر اسکو آگ مین دھکیلو پھر اوسکو آگ کی زنجیر مین کہ ستر گز کی ہی باندھ
کیونکہ یہہ اللہ تعالی پر ایمان نہ لایا تھا اور محتاج لوگونکے کھانا کھلانے کی رغبت نہ دلاتا تھا پس آج کے دن اسکا

کوئی دوست نہین ہے بعد اسکے فرشتے دوزخ کے اون لوگون کے منہہ مین زنجیرین ڈالکر ڈبر سے
کالینگے پھر زنجیرون کے ساتھہ داہنے ہاتھہ انکی گردنونسے باندھے جاوینگے اور ہرایک کے ساتھہ
شیطان لگا ہوگا اور گرزونسے اور موگریون سے مارتے ہوئے دوزخمین لیجاوینگے حضرت بی بی فاطمہ
نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم کیا آپکی امت کوبھی اسیطرح دوزخمین لیجاوینگے فرمایا کہ ہان اسیطرح
گھسیٹ لیجاوینگے مگر میری امت کالے موتھہ اور کرنجی آنکھین نہونگی اور اونکی موتھہ پر تھہ بھی نہوگی اور زنجیر اور طوق گردنمین
نہ پڑا ہوگا باقی اور جسقدر عذاب ہوگا پھر حضرت فاطمہ رض نے عرض کیا یا رسول اللہ بھلا کسطرح آپکی
امت کو دوزخ کی طرف گھسیٹینگے فرمایا کہ تین گروہ میرے امت مین دوزخ کے واسطے علیحدہ
کیے جاوینگے ایک شیخ فاسق کہ بڈھا ہوگیا ہے مگر ابتک حرامکاری نگئی اور دوسرا جوان اوسکو
طاقت تھی ظلم کرنے سے باز رہا اور تیسرا گروہ عورتون کا کہ سواے شوہر کے اورون سے التفات
کرتی تھین اور اونکے واسطے بناو سنگار کرتی تھین لیکن بڈھے فاسق کی ریش پکڑکے دوزخ مین
گھسیٹینگے تب وہ کہیگا افسوس ہے میرے بڑھاپے پر کہ مین دنیا مین بڈھا ہوگیا تھا لیکن
مجھ سے حرامکاری نگئی تھی اور خرابی ہی میرے واسطے کہ حق حلال بی بی چھوڑکر حرام کرتا تھا اور
جوان ظالم کو پانون پکڑکے دوزخمین ڈالینگے تو وہ کہیگا کہ واے او پر میری جوانی کے
اب میری جوانی اور خوب صورتی کہان گئی افسوس ہے کہ میننے ناحق دنیا مین ظلم کیا تھا اب دوزخ مین کوئی
بچانیوالا نہین اور بہت عورتین آگ کیطرف گھسیٹے جاوینگے اور فرشتے اونکے سرکی چوٹی پکڑکے
دوزخمین ڈالینگے اور وہ عورتین دوزخ مین فریاد کرینگے کہ واہ فضیحتاہ یعنی افسوس ہے کیا فضیحتی ہماری یہان
ہورہی ہے افسوس ہے ہماری ہتک حرمت کی ہوئی اور افسوس ہے کہ ہم بے ستر ہوئین ہمنے ناحق
بناو سنگار خاوند کو چھوڑکے غیرون کے واسطے کیا تھا چنانچہ لکھا ہے کہ مسلمان عورتونکو چاہیے کہ جب
سُنین کہ میرا شوہر سفر سے آتا ہی تو پہلے سے اوسکے واسطے بناو سنگار کرین یعنی جو پوشاک کہ اچھی میسر ہو شوہر کے
خوش کرنے کے واسطے پہنے اور میسر ہو تو خوشبو بھی لگاوے کسواسطے کہ اللہ تعالی فرشتونسے کہتا ہی کہ ای فرشتو
دیکھو کہ یہہ مسلمان عورت شوہر کی خوش ہونیکے واسطے بناو سنگار کرتی ہی اور کسیکی واسطے بناو سنگار نہین کرتی تم
شاہد رہو کہ ہم اوس سے خوش ہوئے اور جو عورت اور کسی کے واسطے بناو سنگار کرتی ہی اوسکو بڑا عذاب کرینگا اللہ
پناہ مین رکھے غرض کہ جب گنہگار امت محمدی صلعم دوزخ کے کنارے کھڑے ہونگے تو مالک دوزخ یعنی داروغہ دروازہ کہولکر
باہر کھڑا ہوگے اون گنہگارونکی طرف دیکھیگا پھر فرشتونسے کہیگا کہ جو گنہگارونکو عذاب کرتے ہوے پکڑ لائے ہین یہ کون لوگ ہین
میرے پاس ایسے لوگ نہین داخل ہوے مجھکو تعجب ہے کہ انکے موتھہ کالے نہین اور طوق اور زنجیر مین بندھے نہین اور اونکی کرنجی آنکھین

بہی نہین ہین تب عذاب کے ملائک مالک سے کہینگے کہ ہمکو تو معلوم نہین ہے ہمتو اسیطرح مامور ہین و اللہ اعلم کہ
یہہ کون قوم ہین پھر مالک کہیگا کہ ای گروہ اشقیا تم کون لوگ ہو کہ تمہارے کالے موںہہ اور کرنجی انکہین نہین ہین
تو وہ گنہگار مالک سی رو کر کہیگا ای مالک ہم محمدؐ کی امت مین سے ہین ہم گناہ کبیرہ کر کے بن توبہ کیے مر گئے تہی اور
دوسرے روایت مین آیا ہی کہ جسوقت محمدؐ کی امت کو ملائک دوزخ مین دہکیلین گے تو حضرتؐ کے نام کو بہی بہول جاوینگے
پہر مالک اونسی پوچہیگا کہ تم کون لوگ ہو تمسی کیا قصور ہوا تہا وہ کہین گے کہ ای مالک ہم وہی لوگ ہین کہ ہمپر قرآن
نازل ہوا تہا ہم وہ لوگ ہین کہ رمضان کا روزہ رکہتی تہے تب مالک کہیگا سواے محمدؐ کے قرآن کسی پر نازل نہوا
تہا پس جسوقت محمدؐ کا نام سنینگے تو پکارین گے ای مالک ہم اوسکی امت مین ہین مالک کہیگا ای گنہگارو
کیا تمکو قرآن سے خبر نتہی کہ جو اطاعت خدا اور رسول کی نکریگا سو وہ دوزخ مین جاویگا اور کیا عالم تمہارے پاس
سمجہانے نہ آیا تہا سب کہین گے کہ سمجہانے والے ہمارے پاس آے تہے ولیکن ہم اونکا کہنا خیال مین نہ لائے پہر کہین گے
لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ اگر ہم سنتی یا عقل رکہتے تو کاہیکو ہم دوزخ مین ہوتے
روایت ہی کہ جب دوزخ کے کنارے دوزخی کہڑے ہونگے اور دوزخ کی طرف دیکہین گے کہ ہزارون کوس
تک آگ پہیلی ہی اور بڑی بڑی ستونون کے مکان ہین تب مالک سے امت محمدؐ کی لوگ کہین گے کہ ہمکو اذن دے
کہ ہم اپنے گناہون پر گریہ و زاری کرین تب مالک اونکا حکم دیگا اتنا روئین گے کہ آنکہون مین آنسو تک باقی نرہیگا
پہر مالک کہیگا کیا خوب ہوتا اگر تم دنیا مین خدا کے خوف سے روتے تو تمکو آگ کے شعلے نہ پکڑتے اور جو شخص دنیا مین
اللہ کے خوف سے رو دے تو حرام کرے جسم اوسکا اللہ تعالی آتش دوزخ سی اور جو کوئی اتنا رو دی
کہ تر ہووے آنسوون سے ایک بال بہی اوسکے بدنکا تو اللہ تعالی بخشے اور دوزخ سے خلاصی پاوے
لیکن ای گنہگارو یہان رونا تمہارا کچہ فائدہ نکریگا منصور بن عمار رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ مالک دوزخکا
جو داروغہ ہی اوسکے اتنے ہاتہہ اور پاون ہین کہ جتنے دوزخ مین دوزخی ہین اور وہ ہر ہاتہہ اور پاون سے
دوزخیونکو دوزخ مین اوٹہائے بٹہائے گا ہر ایک اونگلی سے طوق اور زنجیر پہنا دیگا جسوقت کہ مالک دوزخ کی
طرف ڈرانی صورت سے دیکہتا ہی تو آگ مارے دہشت مالک کے آپسمین ایک دوسرے کو نگل جاتی ہی اور
دوزخ مین اونیس ١٩ موکل ہین وہ بڑے بڑے عذاب کرنیوالے ہین اور حرف بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بہی
اونیس ہین پس جو شخص صدق دل سے اور ساتہہ قلب خالص کے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہی گا تو اللہ تعالی
اون اونیس موکلون سے بچائیگا لکہا ہی کہ مالک دس ہزار کافر کو ایک ایک اونگلی سے عذاب کریگا اور اوسکی
آنکہونسے اور موںہہ سے شعلے اگ کے نکلتے ہین اور اوسکا جسم اسقدر چوڑا ہے کہ ایک مونڈہے
سے دوسرے مونڈہی تک سو برس کا فاصلہ ہی اور اوسکے دل مین اللہ تعالی نے رحم

نهین پیدا کیا کہ بندونپر عذاب سے رحمت کرے اور اوسکے دل مین ذرا ترس نهین ہی پھر مالک اونیس بوٹکلو نسے
کہیگا کہ اس گروہ شقی کو الله نے بہیجاہی دوزخ مین ڈال دو روایت ہی کہ جسوقت محمد صلی الله علیہ وسلم
کی امت دوزخ مین پڑیگی تو ہر ایک لا اله الا الله کہیگا یہ کلمہ سنتے ہی اگ دوزخکی سرک جاویگی پھر مالک
ترش رو ہو کر کہیگا کہ ای آگ ان لوگونکو پکڑ کے لیجا تو کیون سرک گئی اگ پکاریگی ای مالک بھلا مین کسطرح
پکڑون یہ تو کہتے ہین لا اله الا الله مالک کہیگا سچ ہی لیکن الله تعالی کا مجکو ایسا امر ہوا ہی کہ یہ لوگ
گناہ کبیرہ کر کے مر گئے تھی غرض کہ پھر اونکی موںہہ سے کلمہ بھی نہ نکلیگا پھر دوزخکے موکل کسی کی ٹانگ اور
کسیکا موںہہ کسیکی چوٹی اور کسیکا سر پکڑ کے دوزخ مین ڈالینگے پھر وہ آگ کسیکو قدم تک بعضے کو زانو تک
اور بعضے کو ناف تک اور بعضے کو حلق تک کہا جائیگی جسوقت اگ اونکے جسم مین لگیگی تو غیب سے آواز
آئیگی کہ انکے ماتھی اور دل کو مت جلائیو کہ انھون نے رحمان کو سجدہ کیا ہی اور رمضان مین
روزے رکھے ہین کہ انکے دل پیاسے ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ دوزخی اسقدر جلینگے کہ سر
اونکے سوجکر پہاڑون کے برابر ہو جاوینگے اور بے عقل ہونگے اور آنکہونسے نہ دیکھینگے اور
چمڑا بھی اونکے بدن کا سوجکر کئی گز کا موٹا ہو جائیگا نہ موت اونکو ہوگی نہ حیات اور اونکے پیٹ مین سانپ
اور بچھو آگ کے ہونگے جسوقت کہ وہ کاٹینگے اور اگ اونکو کہائیگی تو مانند آواز گدہے کے فریاد کرینگے
پھر فرشتے موگریون سے سر کوٹینگے حضرت صلعم نے فرمایا کہ اہل دوزخ پکارینگے کہ ای پروردگار
ہمارے گھیر لیا ہمکو آگ نے اور ہمنے تنگ مکان پایا اور ہم آگ مین لیے جاتے ہین اور ہمپر بڑا عذاب
ہے یہ ہر چند شکوہ کرینگے ذرا رحم نہ ہوگا اگر صبر کرینگے فرحت نپائینگے اگر پکارینگے کوئی جواب
ندیگا پھر کہینگے الٰہی ہم اپنی سزا کو پہونچے اور ہم قوم گمراہ تھے اور امت محمدؐ مین سے تھے تو ہمپر عذاب
تخفیف کر پھر کچھ جواب نہ آویگا روایت ہی کہ پیدا کیا الله تعالی نے دوزخ مین ایک پہاڑ کہ نام اوسکا
صعود ہے اوسکی ستر برس کی چڑہائی ہے فرشتے اوسپر دوزخیونکو چڑہائینگے پھر اونکو اوسکے اوپر سے
گرائینگے اسیطرح ہزار برس تک عذاب ہیگا پھر دوزخ والے پانی کے واسطے چلائینگے کہ ہمارے
جگر کو آگ کھا گئی الٰہی ہمارے واسطے ایک ابر بہیج کہ پانی برسے پھر اونکو ابر معلوم ہوگا اوسمین سے سانپ
اور بچھو برسینگے پھر ہزار برس کے بعد فریاد کرینگے کہ الغیاث یعنی ہمکو پانی ملی پھر ایک ابر سیاہ نمودار
ہوگا تو دوزخی جانینگے کہ اب مینہ برسیگا بعد تھوڑی دیر کے سانپ مانند گردنون شتر کے برسینگے جب وہ
سانپ اونکو کاٹینگے اونکا زہر ہزار برس تک رہیگا لکھا ہے کہ ساکنان دوزخ مالک کو پکارینگے وہ
ہزار برس تک جواب نہ دیگا پھر کہینگے کہ ای پروردگار ہمارے ہمنے مالک کو پکارا کچھ جواب نہ پایا پھر پکارینگے

اے مالک کباب ہوگئے دل ہمارے ہمکو خنک پانی پلاو پھر مالک اونکو آب حمیم پلاویگا تو منھ جہلس جاویگا اور منہ کا گوشت گر پڑیگا اور جسوقت وہ گرم پانی شکم مین جائے گا تو آنتریان کٹ کٹکر باہر نکل پڑینگی چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ۝ یعنی ہمنے تیار کی ہی واسطے ظالمونکے آگ وہ آگ ونکو چارونطرف سے پکڑیگی یعنی مانند قنات کے گھیر لیگی اور اگر فریاد کرینگی پیاس سے فریاد کو پہونچے جاوینگے ساتھ اوس پانی کے مانند تانبے گلے ہوے کے وہ پانی اونکی منھ کو بھون ڈالیگا اور برا پانی ہے اور بری جگہ ہے آگ کی اور اگر کھانے کی فریاد کرینگے تو طعام زقوم ملیگا جسوقت کھائینگے تو دماغ اور منھ سے آگ کے شعلے نکلینگے اور دوزخی اندھے گونگے بہرے ہوجائینگے یعنی کوئی دیکھ نہ سکیگا اور کوئی کسیکی فریاد کو نہ پہونچیگا اور تمنا کرینگے موت کی تو اونکو موت بھی نہ آویگی حضرت نے فرمایا بعضے لوگ میری امت کے سات ہزار برس کے بعد دوزخ سے جلکر نکلینگے یہ وہ لوگ ہونگے کہ جنہون نے اپنے بدنکا گوشت حرام کھانے سے موٹا کیا ہے اور یہ وہ لوگ ہونگے کہ اپنے دین کو لہو لعب مین گذرانے ہین اور کپڑا حریر ریشمی پہنتے ہین مگر خدا کی بندگی سے پرہیز ہین اور یہ وہ عالم ہونگے کہ علم پڑھکر عمل نہین کرتے اور دنیا کمانے کے واسطے علم پڑہتے ہین حدیث مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اکثر یار عالمون بے عمل کی مثال خچر کے ٹہرائی جاویگی دوزخ مین ایسے عالم کو قرآن مین خدا نے گدہا کہا ہے اور پھر وہ لوگ ہونگے کہ آخرت سے غافل تھے اور دنیا کے کام مین ہوشیار اور حدیث مین لکھا ہے کہ ہر عضو دوزخیونکا دوزخ مین علیحدہ ہوجائیگا اور دوزخ مین ایک مکان کہ نام اوسکا ویل ہے اوسمین کنوان عذاب کا ہے یہ اونکے واسطے ہے کہ جو کم تول کے خلق کو دیتے ہین اور وہ ویل ہے اونکے واسطے جو اپنی نمازون سے بیخبر ہین یعنی جو شخص نماز تنگ وقت مین پڑھتے ہین چنانچہ اللہ تعالی کلام مجید مین فرماتا ہے فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ یعنی پس عذاب ویل ہے اون نمازیون کیواسطے جو اپنی نمازون سے بیخبر ہین یعنی نماز کبھی پڑھتے ہین اور کبھی نہین پڑھتا اور وہ ویل اونکے واسطے ہے جو قول و قرار کو توڑتے ہین اور ہر ایک قرار توڑنیوالا آگ کی سولی پر چڑہایا جاویگا اور کان اور ناک سے پیپ نکلیگی جیسا کہ کافر عذاب سے پناہ مانگینگے ویسا ہی توڑنے والے بھی قول و قرار کے عذاب سے امان طلب کرینگے اور حضرت نے فرمایا ہے کہ ایک گروہ دوزخ مین ٹہریگا کہ پیٹ اوسکا سو جگہ پہاڑ کے برابر ہوجائیگا اور وہ گروہ طوق و زنجیرون مین جکڑا ہوگا جسوقت وہ لوگ ارادہ اوٹھنے کا کرینگے شکم کے بوجھ سے گر پڑینگے اور گرز دو سے مارے جائینگے وہ گدہون کے طرح چلائینگے

یہہ وہ لوگ ہونگے کہ بیاج اور سود کھاتے ہین پھر ایک گروہ اور دوزخمین پڑیگا کہ نیچے کا ہونٹھ پاؤن پر پڑا
ہوگا اور اوپر کا ہونٹھ سر پر ہوگا اور اونکے موتھوں سے پیپ اور لھو بھتا ہوگا اور دوزخکے پیاسونکو
آب حمیم پلایا جاویگا یہہ وہ لوگ ہونگے کہ جھوٹی گواہیان دیتے تھے پھر ایک قوم پڑیگی کہ فرشتے آگ کی
چھڑیان مارینگے اور کالا لھو آگ سے جلا ہوا اونکے بدن سے نکلیگا اور اسقدر گندہ بک کی سی بو اونکے
بدن سے نکلے گی کہ سارے دوزخی اوس بدبو سے گھبرائین گے وہ بھی مثال گدہون کے چلائینگے
یہہ وہ لوگ ہین کہ ناحق خون کرتے تھے اور دوزخ مین ایک جنگل ہی اوسمین ایک گروہ قید
ہوگا اونکو گندگی کے کپڑے پہنائے جاوینگے اور بدن سے انگارے نکلینگے اور اونکا سر لوہے کی
موگریون سے کوٹا جائیگا یہہ وہ لوگ ہین کہ اپنے مان باپ کو ستاتے تھے اور ایک گروہ دوزخمین ہوگا
کہ اونکے پیشاب کی جگہہ سے آگ نکلا کریگی اور اونکے گلے اور پاؤن مین طوق اور زنجیرین پڑی ہونگی
اور وہ فریاد کرینگے کہ ہاے کوئی بچانے والا ہے ہاے کوئی رحم کرنیوالا ہے ہاے کوئی بخشنے والا ہی یہہ
وہ لوگ ہونگے کہ زنا اور حرام کرتے تھے اور بی بیونکو ناخوش رکھتے تھے اسواسطے کہ حدیث سے ثابت
ہی جو شخص نامحرم عورت کو قصداً دیکھے آنکھہ سے زنا ثابت ہوجاتا ہی مسلمان مرد اور عورتکو چاہئے کہ سوائے
اپنے محرم کے اور کسیکو آنکھہ سے نہ دیکھین کہ بہت منع ہی چنانچہ خود اللہ تعالی اس بات سے
ہمارے حضرت کو تاکید فرماتا ہی کہ قل للمؤمنین یغضوا من ابصارہم ویحفظوا فروجہم ذلک
ازکی لہم ان اللہ خبیر بما یصنعون ۝ وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارہن ویحفظن
فروجہن ولا یبدین زینتہن ج یعنی کہہ اے محمدؐ تو ایمان والے مردوں سے کہدے کہ اپنی آنکھونکو نامحرم
عورتونکے دیکھنے سے چھپاوین اور بچاوین اپنے سترون کو حرامکاریسے ان آنکھون کو چھپانا نامحرم سے
اور حرامکاریسے بچانا اونکے واسطے بہت اچھا ہی بیشک اللہ تعالی تو خوب خبردار ہی جو کچھ تم فعل کرتے
ہو اور اے محمدؐ عورتون سے بھی کہدے کہ وہ بھی اپنی آنکھونکو نامحرم مردونکے دیکھنے سے چھپاوین اور اپنے
شرمگاہونکو حرامکاریسے بچاوین اور اپنا بناؤ سنگار کسی پر ظاہر نکرین الا لبعولتہن مگر اپنے خاوندونکے
واسطے بناؤ سنگار کرنا مضایقہ نہین اور حدیث مین آیا ہی کہ چالیس برس تک چھوڑنیوالا نماز کا
عذاب کیا جاویگا اور حضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص نماز چھوڑ دیتا ہی اوسکا حشر فرعون اور ہامان اور
قارون اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا یعنی جو ان کافرونکا حال ہوگا وہی حال بی نمازیونکا اونکے
ساتھہ ہوگا روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلعم نے کہ جب قیامت
قایم ہوگی تو ایک سانپ دوزخ سے نکلیگا کہ نام اوسکا جریس ہے سر اوسکا ساتوین آسمان پر

ہوگا اور دُم اوسکی تحت الثری مین ہوگی حضرت جبرئیل ؑ اوس سے پوچھین گے کہ ای جرلیس تو دوزخ سے
کیون نکلا ہے وہ کہیگا مجکو محمد ﷺ کی امت مین سے پانچ گروہ درکار ہین اول تو چھوڑنیوالا نماز کا دوسرا نہ دینے والا
زکوٰۃ کا اور تیسرا پینے والا شراب کا اور چوتھا کہانیوالا بیاج کا اور پانچوان جو کہ دنیا کی باتین مسجد مین
کرتا ہی پس وہ سانپ اون پانچون گروہ کو اپنے موںھہ مین لیکر دوزخ مین پھر جاویگا نعوذ باللہ منہا
روایت ہی کعب بن احبار رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق حضرت ﷺ فرمایا کہ قیامت کے دن لایا جاویگا
اسطرح پینے والا شراب کا کہ اوسکی گردن مین کوزہ شراب کا اور اوسکی ہاتھہ مین طنبور ہوگا پھر وہ آگ کی
سولی پر دہرا جائیگا اور ایک پکارنیوالا پکاریگا کہ یہہ فلانے شخص کا بیٹا ہی شراب پیا کرتا تھا اوسکو دوزخ مین
خوب جلاؤ پھر اوسکی موںھہ سے اسقدر بدبو آویگی کہ ساری دوزخی مارے بدبو کے خدا سے فریاد کرینگے
الٰہی ہم اس بدبو سے گھبراتے ہین ہمارا دماغ سڑا جاتا ہے اور حدیث مین آیا ہی کہ جب اہل
دوزخ مین پڑیگا بعد ہزار برس کے پکاریگا کہ مین پیاسا ہون مالک اوسکو اسی برس تک جواب نہ دیگا
اوسکو بدن کا پسینا زیادہ تر آویگا اور ایذا بہت دیگا پھر پکاریگا الٰہی یہہ پسینا مجہ سے دور کر کہ سڑی بو
آتی ہے وہ پسینا اوسکی بدن سے ہرگز دور نہوگا اوسکو اسقدر آگ کہاویگی کہ تمام بدن اوسکا خاکستر
ہوکر نیا طیار ہوتا رہیگا تمام ہڈیان اوسکی آگ ہو جائیگی پھر اوسکے گلے مین بھاری طوق ڈالا جائیگا اور
دوزخکی زنجیرون سے مشکین بندہینگی پھر وہ شرابی پانی مانگے گا آب حمیم ملیگا پھر اوسکو آگ کے صندوق مین
ہزار برس قید کرین گے پھر اوسکو نکالکر طرح طرحکا عذاب کرین گے پھر وہ فریاد کریگا کہ ہاے مین
پیاسا ہون میرا جگر بھن گیا پھر اوسکو ایک سانپ آگ کا نگل جائیگا پھر وہ دوزخ مین کھڑا ہوگا پھر
اوسکے سر پر تاج آگ کا رکہین گے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ دوزخ مین ایک جنگل ہی نام اوسکا ہبہب
ہی اوسمین اوسکو کھڑا کرین گے پھر اوسکو چھڑیان مارین گے پھر وہ شرابی حضرت ﷺ کو پکاریگا وا محمداہ ؐ
یا محمد صلعم میری فریاد کو پہونچیے عجب طرحکا مجہپر رنگ برنگ عذاب ہو رہا ہی مین آپ کی امت مین تھا پھر
جناب پیغمبر ؐ اوسکی آواز سنینگے اوسیوقت درگاہ الٰہی مین عرض کرینگے خداوندا مینے اپنی امت سے
ایک شخص کی آواز دوزخ کی طرف سے سنی ہی شاید میرے امت مین کا کوئی جلتا ہی اور عذاب اوسپر
ہوتا ہی اللہ تعالیٰ جلشانہ فرماویگا ای محمد ؐ ہان تیری امت کا یہہ شخص ہے مگر شراب پیتا تھا اور نشہ کی
حالتمین مر گیا تھا پس مینے اوسکو حالت مستی مین اوٹھایا جو کوئی جس خیال مین مریگا اوسی خیال مین
اوسکا حشر ہوگا پھر جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم عرض کرینگے خداوندا اسکو ہمیشہ عذاب ہوگا یا
دوزخ سے نکالا جائیگا جناب ارحم الراحمین فرمائیگا کہ وہ اپنی سزا کو پہونچگیا اب وہ دوزخ سے

نکلے گا کسواسطے کہ میری توحید اور تیری رسالت کا اقرار کرتا تھا اُسنے شرک نکیا تھا مگر شراب مین گرفتار
تھا دل مین اسکے نور ایمان کا تھا اسواسطے مینے اسکو بخشا پھر حضرت صلعم بہی اوسکی شفاعت کرین گے
وہ شخص دوزخ سے نکلیگا اور بہشت مین داخل ہوگا جو شخص کفر اور شرک سے توبہ کریگا اگرچہ گناہ کے
سبب سے دوزخ مین پڑیگا لیکن انجام اوسکا بخیر ہی مشرک کو اللہ تعالے ہرگز نہ بخشیگا غرض کہ اسیطرح سب
گناہ کبیرہ کا عذاب جدا جدا مقرر ہے اللہ تعالے سارے عذابون سے پناہ مین رکھے عبد اللہ
بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے گنہگار لوگ ہزار برس کے بعد
دوزخ مین جلکر پکارین گے یا اللہ پھر ہزار برس کے پیچھے ندا کرینگے یا قیوم پھر ہزار برس کے بعد امت
کے لوگ کہینگے یا رحمن پھر ہزار برس کی بعد چلاوین گے یا رحیم پھر ہزار برس کے پیچھے پکارین گے
یا حنان پھر ہزار سال کے بعد آواز کرینگے یا منان پھر اللہ تعالی کا حکم جبرئیل ع کو پہونچیگا کہ ای جبرئیل آتش
دوزخ نے گنہگار امت محمد صلعم کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے عرض کرینگے الٰہی اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ یعنی تو
خوب غیبونکا حال جانتا ہے اور تو دانا اور بینا ہی اونکے حال سے کچھ میرے کہنے کی احتیاج نہین ہے پھر
جناب ارحم الراحمین کہیگا ای جبرئیل جا اور دیکھہ کیا حال ہے اونکا اب وقت ہمارے رحم کا ہے پھر جبرئیل ع
حکم رب جلیل کا سنتے ہی مالک کے پاس جاوینگے مالک دوزخ اونکی تعظیم کو اوٹھیگا اور پوچھیگا کہ ای جبرئیل
اس مقام قہر پر کسواسطے آئے ہو تمہاری صورت رحم کی ہی اور میری صورت قہر کی ہی جبرئیل کہین گے
بھلا تو نے گنہگار امت محمد صلعم کی ساتھ کیا معاملہ کیا ہے وہ جواب دیگا اونکا تو برا حال ہے اور تنگ مقام
مین ہین آگ اونکی ہڈیون تک کو کہا گئی گوشت پوست کچھ باقی نرکھا لیکن منہہ اور دل اونکا سلامت
رکھا ہی کہ اوسمین ایمان تھا پھر جبرئیل کہین گے اے مالک بھلا تو حجاب میرے سامنے سے دور کر کہ
مین بہی تو اونکا حال دیکہون پھر حجاب دور ہوگا جبرئیل ع دوزخیونکی طرف دیکھین گے کہ برا حال
ہے جسوقت دوزخی جبرئیل ع کو دیکہین گے تو سب کہین گے سبحان اللہ کیا اچھی صورت کا
فرشتہ آیا ہی یہہ فرشتہ ہمکو عذاب نکریگا پھر دوزخی مالک سے پوچھین کے کہ یہہ خوبصورت فرشتہ
کون ہی مالک کہیگا کہ جبرئیل ع امانت دار خداے کریم ہے محمد صلعم پر یہی وحی لاتے تھے اب تمہارے دن
مخلصی کے قریب آئے پس جسوقت دوزخی نام محمد صلعم کا سنین گے تو بے اختیار چلاوینگے یا محمد ع
آہ پھر سب آبدیدہ ہو کر کہین کے ای جبرئیل ع ہمارا سلام محمد صلعم پر پہونچاؤ اور ہمارے احوال زبون سے
آگاہ کرو کہ یا رسول اللہ صلعم آپ ہمکو بھول گئے اور آپ دوزخ مین ہمکو چھوڑ گئے ہم کئی ہزار برس دوزخ مین
جلے یہہ حال سنتے ہی جبرئیل ع درگاہ الٰہی مین حاضر ہووین کے اللہ تعالی فرماویگا اسے جبرئیل ع

تو نے کسطرح محمدؐ کی امت کا حال دیکھا عرض کرینگے یارب تو اونکے حال سے خوب واقف ہے
وہ تنگ مکانمین ہین سارا بدن اونکا آگ کا ہوگیا ہے پھر پوچھیگا کہ کچھ تجھ سے امت محمدؐ نے سوال بھی
کیا ہی عرض کرینگے کہ ہان محمدؐ سے کہا ہے کہ ہمارا اسلام محمدؐ پر پہونچاؤ اور ہمارے زبون حال سے
واقف کرو پھر خدا تعالی فرماویگا کہ جا محمدؐ کو امت کے حال سے مطلع کیا جبرئیل یہ فرمان سنتے ہی
جھٹ پٹ حضرتؐ کے پاس حاضر ہونگے روایت صحیح ہے کہ اوسدن حضرتؐ بہشت میں درخت طوبیٰ
کے تخت پر ایک موتی کے خیمہ مین بیٹھے ہونگے اور اوس خیمے کے چار ہزار دروازے
سنہرے ہونگے پھر جبرئیلؑ روکر عرض کرینگے کہ یارسول اللہ مین آپکے امت گنہگار کو
دوزخمین جلتا دیکھہ آیا ہون کبیرہ گناہ کرکے مرگئے تھے اسلیئے عذاب دوزخمین گرفتار ہین
آپکو سب نے سلام کہا ہے اور پکار رہے ہین کہ یا محمداہ جناب پیغمبرؐ بے اختیار روکر کہینگے
لبیک یا امتی یعنے ای امت میری مین حاضر ہون پھر حضرتؐ عرش معلی کے تلے تشریف
لائینگے اور سارے پیغمبر اور آپکی امت کے متقی لوگ پشت مبارک کی طرف کھڑے
ہونگے پھر اللہ تعالی کی اسقدر حمد وثنا بیان کرینگے کہ ایسے حمد وثنا کبھی نہ کہی ہوگی پھر حضرتؐ
حمد وثنا بیان کرتے ہوئے سجدہ مین گر پڑینگے بعضے کہتے ہین کہ سات دن تک سجدہ مین
رہینگے اور بعضے کہتے ہین کہ چودہ دن تک سجدہ مین پڑے رہینگے پھر حق تعالے جلشانہ
فرماویگا ای حبیب میرے تو اپنے سرکو اوٹھا اور ہم سے سوال کر کہ مین قبول کرونگا پھر حضرتؐ
روتے ہوئے عرض کرینگے کہ الہی میری امت کے لوگ دوزخمین جل گئے اور اپنی سزا کو پہونچے
الہی اونکو دوزخ سے نکالکر بہشت مین داخل کر جناب الہی فرماویگا کہ تیری شفاعت قبول کی تو
جا اور اونکو میرا اسلام پہونچاؤ اور نکال دوزخسے جس کسینے صدق دل سے کہا ہو لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبرون اور متقیون کے
ساتھ دوزخکی طرف جائینگے جسوقت مالک چہرۂ مبارک کو مشاہدہ کریگا اوسیوقت تعظیم کیواسطے
منبر سے اوتریگا حضرتؐ پوچھینگے ای مالک میری امت کا کیا حال ہے عرض کریگا کہ برا حال
ہے اور تنگ مکان کے عذاب مین مبتلا ہین پھر حضرتؐ مالک سے دروازہ کہلوا دینگے سارے
دوزخی پیغمبرؐ کو دیکھکر چلا اوٹھینگے کہ یا رسول اللہ آگ نے ہمارے بدنکے گوشت اور ہڈیون کو خوب جلایا
اور بعضے لوگ کہینگے کہ یا رسول اللہ آگ دیکھئی کہ ہم زانو تک جل گئے کوئی پکاریگا یارسول اللہ
ہمکو دوزخ نے اسقدر جلایا کہ تمام ہڈیان ہماری آگ کی ہوگئین کوئی پکاریگا یا نبی اللہ ہم سینے

تک جل گئے کوئی بولے گا کہ یا محمدؐ ہم سر سے پانون تک جل گئے دوزخمین یا رسول اللہؐ کیا آپ ہمکو بھول گئے تب حضرتؐ عذر کرینگے کہ ہمکو تمہارے حال سے خبر نتھی پھر حضرتؐ سبکو دوزخ سے نکالینگے سب کا بدن مثل کوئیلے کے کالا ہوگا پھر آپ سبکو لیجا کر ایک درخت کے تلے کھڑا کرینگے اوس درخت کی جڑ سے نہر الحیات جاری ہوگی اوسمین سبکو غسل لوا دینگے جسوقت وہ لوگ نہر الحیات سے نہا کر نکلینگے تو بدن اونکا مانند چودہوین رات کے چاند کی چمکتا ہوگا لیکن پیشانی پر لکھا ہوگا کہ ہم قوم جہنمی ہین آزاد کئے ہوئے رحمٰن کے یعنی اللہ تعالیٰ نے اونکو ابھی دوزخ سے آزاد کیا ہے پھر بہشت مین داخل ہونگے بہشتی اونکو دیکھکر آپسمین چرچا کرینگے کہ شاید انکو اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے نکالا ہی کہ انکی پیشانی پر لکھا ہی کہ ہم قوم جہنمی ہین جہنم سے آزاد کیے گئے ہین تو یہ خطاب اونکو برا معلوم ہوگا عرض کرینگے الٰہی جسطرح تو نے ہمکو دوزخ سے آزاد کیا ہی اسیطرح ہم امیدوار ہین کہ یہہ خطاب بھی ہمارا ہم سے دور ہو پھر اللہ تعالیٰ اوس مکتوب کو اونکی پیشانی سے دور کریگا پھر کوئی نکہیگا کہ یہہ لوگ دوزخ سے آئے ہین جسوقت کافر دیکھینگے کہ یہہ قوم مسلمان دوزخ سے نکلکر بہشت مین گئے تو سب بول اوٹھینگے ای کاشکے ہم بھی ایمان دار مسلمان ہوتے تو ہم بھی اسیطرح دوزخ سے نکلکر بہشت مین جاتے ابدالآباد دوزخمین نرہتے انسؓ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن موت ابلق بھیڑ کیصورت پر لائی جائیگی اور بہشت والونسے کہا جائیگا کہ تم اسکو پہچانتے ہو سب بولینگے کہ البتہ ہم پہچانتے ہین کہ یہہ موت ہی پھر موت کو دوزخکی طرف کرکے کافرون کو دکہلاوینگے اونسے فرشتے کہینگے کہ تم پہچانتے ہو کہ یہہ کون ہے کافر کہینگے کہ ہان یہہ موت ہے پھر موت کو درمیان جنت اور دوزخ کے ذبح کرینگے تب فرشتے جنت کیطرف متوجہ ہوکر کہینگے ای اہل بہشت اب تم ہمیشہ بہشت مین چین و آرام کرو اب تمکو کچھ خوف ہی نرہی اب تمہاری موت بھی ذبح ہوئی اب کبھی تمکو موت نہ آویگی سب پکار کر بولینگے کہ الحمد للہ ہمکو اللہ تعالیٰ نے بہشت کا وارث کر دیا جو وعدہ ہمارے رب نے ہم سے کیا تھا پورا ہوا پھر ملائک دوزخکی طرف اپنا موہنہ کرکے کہینگے ای دوزخیو تمہاری موت ذبح ہوئی ہے اب تمہاری موت کو بھی موت آئی اب تم ہمیشہ دوزخ مین پڑے رہو تم کافر اور مشرک تھے بہشت تمپر حرام ہی اب تم پکارو اونکو جنکو تم دنیا مین سوا خدا کے مدد کے واسطے پکارتے تھے اور بلاؤ اونکو جنکو خدا کا شریک ٹھہراتے تھے پھر کافر کچھ جواب ندینگے جب سارے کافر یہہ طعنہ تشنیع سنینگے تو مایوس ہوکر کہینگے اب ہماری آس دوزخ سے

نکلنی کی نہین ہی پہر اللہ تعالی کیطرفسی آواز سنین گے کہ جیسی تم ہمکو اور آج کے دنکو دنیا مین بہول گئی تھے اب سے ہمنے بہی تمکو فراموش کیا پہر دروازہ دوزخکا بند ہوجاویگا کبہی نہ کہلیگا الہی مسلمان کرکے دنیا سے اوٹہانا اور اپنے قہر سے بچانا حدیث مین روایت ہے کہ جب جہنم کو قیامت کے دن کہڑا کرینگے تو سارے پیغمبر اپنی امت کے ساتہہ اوسکے کنارے کہڑے ہونگے اور سبکے نامۂ اعمال ہاتہہ مین دیئے جاوین گے اور جب دوزخکو دیکہینگے اور اوسکی آواز کو پانسو برس کی راہ سے سنین گے تو ہر شخص کہہ اوٹہیگا نفسی نفسی یہانتک کہ خلیل اللہ اور کلیم اللہ بہی نفسی نفسی بول اوٹہین گے ہر پیغمبر اپنی اپنی امت سے کہیگا کہ ہمکو طاقت بخشانے کی نہین ہے ہم اپنی حال مین خود گرفتار ہین پہر ہمارے حضرت بولین گے امتی امتی اسیوقت آگ اونکے نزدیک آویگی تو جناب پیغمبر خدا فرماوین گے کہ ای آگ طفیل نمازیونکے اور طفیل صدقہ دینیوالونکے اور طفیل روزہ دارونکے ان لوگونکے پاس سے چلے جاو نہ جاویگی پہر جبرئیل کہینگے کہ رسول اللہ یون کہتے ہین کہ ای آگ تصدق رونیوالونکی اور طفیل توبہ کرنیوالونکی انکے پاس سے چلی جا جب حضرت اسطرح سی کہینگے پہر وہ آگ چلی جاوے گی اور حدیث مین آیا ہی کہ بعضی گنہگار ونکو جو دنیا مین خوف الہی سے روتے ہین اونکو کنارے دوزخکے کہڑا کرینگے اور آگ قصد جلانیکا کریگی پہر فرشتے اوسیوقت اون گنہگار ونکے آنسوونکو لاکر آتش دوزخ پر چہڑکینگے وہ آگ فی الفور ٹہنڈی ہوجاوے گی اور لکہا ہی کہ ایک شخصکو ملائک پکڑ کر دوزخکی طرف لیجاوینگے وہ بندہ اپنے رب سے کہیگا کہ یارب تیرا رسول فرمایا کرتا تہا کہ جو کوئی روئے خوف خدا سے یہانتک کہ ایک بال بہی تر ہوجاوے تو اللہ تعالی دوزخکی آگ سے بچاویگا الہی تو دانا بینا ہے کہ مین دنیا مین تیرے خوف سے خالی مکان مین رویا کرتا تہا مجکو دوزخ مین نہ ڈالنا آگے تو مختار ہی اور تیرا رسول برحق ہے پہر اوسکو اللہ تعالی رونیکی برکت سے بخشدیگا اسیطرح سے بہت حکایتین حدیث مین آئی ہین مسلمانونکو چاہیئے کہ جناب الہی مین عجز کرتے رہین اور اوسکے فضل و کرم کے امیدوار رہین اللہ تعالی اپنی حبیب کے طفیل سے بخشدیگا الہی تو اپنی فضل و کرم سے سب مسلمانونکو کفر اور شرک سے بچائیو اور مین تیری درگاہ مین یہہ مناجات کرتا ہون قبول فرمائیو بطفیل محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کے کہ جسکی شفاعت کے امیدوار ہم سب گنہگار ہین آمین یارب العالمین

مناجات

الہی اپنی نبی کا مجہی مزار دکہا
الہی مجکو بچانا تو شرک و بدعت سے
یہی ہین کہتا ہون تجہ سی یہی اوٹہا
بچانا مجکو خدا اکبر او رکبر سے
الہی مجہہ سیدا اپنی رکہہ نگاہ کرم

حریم کعبہ کا اپنی مجہی حصار دکہا
نہ راہ مجکو ضلالت کی زینہار دکہا
کہ فاسقونکا نہ تو مجکو کاروبار دکہا
بہت تو مجکو تذلل عجز و انکسار دکہا
تو مجکو راہ محمد کی استوار دکہا
الہی بخشدی نفس کی خطاؤنکو

نگاہ رکہہ تو مجہی ای خدا گناہوں سے
الہی تجہ ہی سے ہی حاجت ہی ہر دم
بچانا تجہی یقین حق تو کار شیطان سے
الہی سخت گرفتار ہون گناہونمین
الہی عشق مجازی سے تو رہا مجہکو
جمال احمد مختار بار بار دکہا

الہی مجکو گناہونکا تو نہ بار دکہا
کہ مجکو شہر مدینہ بہی ایکبار دکہا
نہ راہ مجکو تو شیطانکی خار دار دکہا
نہ راہ مجکو بدونکی تو زینہار دکہا
مجہی تو عشق حقیقی کی اب بہار دکہا

تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد پروردگار خالق جنت و نار اور نعت احمدؐ مختار شفیع امت گنہگار کے سب مومنین خاص و عام پر ظاہر ہو کہ پہلے اس خاکسار مطلق فیاض الحق قصبہ مجدی کے رہنی والے نے ایک رسالہ قیامت نامہ شدائد دوزخمین معتبر حدیثون سے انتخاب کر کے موجب خواہش ایک دوست باصدق وصفا محمدؐ رضا کے لکھا تھا سو اوسکو پڑھکر اکثر مرد اور عورتون نے گناہون سے توبہ اور استغفار کیا پھر ایکدن دوست ممدوح نے اس عاجز سے ارشاد کیا کہ اب ایک رسالہ مختصر بہشت کی نعمتون کا مع کیفیت دیدار خدا زبان ہندی سلیس مین ایسا جمع کرو کہ مسلمان سنکر خوش ہو جائین کیونکہ جہان حال نذیر کا بیان کیا ہی وہان بشیر کا بھی چاہئی اسیواسطے بموجب فرمایش دوست موصوف کے قران اور حدیث اور روایات صحیحہ سے استنباط کر کے سن بارہ سو پینسٹھ ہجری ۱۲۶۵ مین اس رسالیکو تالیف کیا کہ جو مسلمان اسکو پڑہین بعد میرے واسطے دعا خیر کرین کہتی ہین کہ جب حضرت رسول کریم علیہ الصلواة والتسلیم جناب باری کے حکم سے اپنی امت گنہگار کو دوزخ سے نکالکر نہر الحیوة پر لیجائینگے تو اوسمین غوطہ دلوائینگے جب اوس سے نکلینگے تو اون سبکا بدن سرخ مثل کندن کے چمکتا ہوگا اور بسبب خوشبو کے مہکتا ہوگا پھر اللہ تعالی کا حکم رضوان بہشت کے داروغہ کو ہوگا کہ تو امت محمدیؐ کے واسطے کئی لاکھ براق بہشت سے لیکر نہر الحیات کے پاس لیجا یہ فرمان سنکر محمدؐ رضوان ملائکہ بہشت سے ارشاد کریگا کہ تم سب براقونکو سجکر نہر الحیات کے پاس لیجاؤ اور امت محمدؐ کیو سوار کر کے بہشت کے دروازے پر پہونچاؤ غرضکہ لاکھون فرشتے براقونکو جو امارتیکے

زین سے آراستہ کرکے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین لائینگے اوسیوقت
آپ اپنی تمام امت کو سوار کرائینگے اور آپ خود تخت رفرف پر سوار ہوکر سب کے آگے آگے چلینگے
اور ہر طرف سے ملایک نورانی جلوس مین ہوکر کَطُوۡا فُوۡا اَطُرۡ پکارتے ہونگے اور ہر ایک عورتین بنائ زکندرانی والیان
اپنے خاوندکے مطیع ہونگے ہودجمین بیٹھکر اپنے اپنے خاوندون کے ساتھ بہشت کیطرف چلینگی اور
اوس جلوسمین ہر مرد اور عورت کے سر پر چڑیان خوبصورت رنگ والیان اپنی اپنی بولیان بولتی ہونگی اور فرشتے
حاملان عرش تماشا دیکھتے ہونگے جب اسیطرح سواریان کنارے بہشت آکھڑی ہونگی تو رضوان و ان
لوگون کے استقبال کے واسطے آئیگا اور کمال خوشی سے یہہ آیت زبان پر لائیگا کہ سَلَامٌ عَلَیۡکُمۡ
طِبۡتُمۡ فَادۡخُلُوۡهَا خَالِدِیۡنَ یعنی سلامتی ہووے اوپر تمہارے تم خوش ہوئے پس داخل ہو
اس بہشت مین ہمیشہ کو یعنی اب کبھی تم نہ نکلوگے یہہ آیت سنکر سب امت محمد کی اپنے پیغمبر صاحب کے
ہمراہ ہوکر بہشت مین داخل ہونگے جب لوگ مکانات اور باغات اور نہرین بہشت کی دیکھینگے تو
مارے خوشی کے یہہ آیت شریف پڑھینگے کہ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ صَدَقَنَا وَعۡدَهٗ وَاَوۡرَثَنَا الۡاَرۡضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ
الۡجَنَّةِ حَیۡثُ نَشَآءُ فَنِعۡمَ اَجۡرُ الۡعَامِلِیۡنَ یعنی سب تعریف واسطے اللہ کے ہے کہ جسنے سچا کیا
ہمسے اپنے وعدیکو اور وارث کیا ہمکو بہشت کی زمین کا جگہ پکڑین ہم بہشت مین جہان جی چاہے یعنی یہان
ہمکو کوئی روکنے ٹوکنے والا نہین پس کیا اچھا ہے ثواب نیک عمل کرنیوالونکا پھر کہینگے شکر ہے خداوند
کریم کا کہ جسنے دور کردیا ہم لوگونسے حزن و ملال کو روایت ہے کہ جب بہشتی بہشت مین داخل ہونگے تو اول
اونکو اوس مچھلی کا کباب ملیگا کہ جو ساتون طبقہ زمین کو اپنے پیٹھ پر اوٹھا رہی ہے اور نام اوسکا کبوتا ہیمو
ہے بلکہ ایکدن اوس مچھلی نے جناب باری مین دعا کی تھی کہ ای رب میرے کباب اپنے دوستونکو کھلانا
اوسکے جواب مین حق تعالی نے فرمایا کہ ای مچھلی تیری کلیجی کے کباب اون لوگون کو دونگا کہ جو لوگ کفر
اور شرک سے توبہ کرتے ہین اور پانچون وقت کی نماز پڑھتے ہین اور ماہ رمضان کا روزہ رکھتے اور اپنے
مالونکی زکوۃ نکالتے ہین اور مقدور ہوتے حج ادا کرتے ہین یہہ بات سنکر وہ مچھلی بہت خوش ہوئی روایت
ہے کہ جب لوگ بہشت کے اندر جائینگے تو آس پاس حوض کوثر کی کھڑے ہونگے اور اوس حوض کا
پانی برف سے زیادہ ٹھنڈا اور دودہ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اور گلاب اور کیوڑے سے
زیادہ خوشبو آتی ہے اور وہ حوض چوگرد جواہرات اور یاقوت سے جڑا ہے اور کٹورے اوسمین سنہری اور روپہلے
ترتے ہین اون کٹورون مین ایسی چمک ہے کہ جیسی آفتاب کی چمک ہو بلکہ اوسکی چمک سے آنکھہ جھپک جاتی
ہے لیکن اون کٹورونکی طرف سبکی آنکھہ ٹکٹکی رہ جائیگی اور وہ حوض اسقدر چوڑا ہے

کہ اگر کوئی تیز رو گھوڑا اسطرف سی اوسطرف کو جاوے تو ایک مہینہ مین پہونچے کتاب ہشت بہشت
مین لکھا ہے کہ حوض کوثر کے اوپر ایک منبر نور کا رکھا ہئی اوسپر جناب رسالتمآب بیٹھین گے اور اوس
حوض کے چارون کونونپر چار یار باوقار بہی بیٹھی ہونگی پہلے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم
کٹورہ حوض سے بہر کر حضرت ابو بکر صدیق رض کو دین گے اور وہ دوسرے کونے پر حضرت عمر رض کو حوالہ کرینگے
اور وہ تیسرے کونے پر حضرت عثمان رض کے پاس پہونچا دین گے اور وہ چوتھے کونے پر حضرت علی رض کو
سپرد کرین گے پھر حضرت علی رض حوض کوثر کا پانی سب مومنونکو عطا کرین گے وہ پانی اسقدر ہاضم ہے
کہ جو کوئی ایکبار اوسکو پیوی پھر پیاس نہ لگے اور جو کوئی نشہ کھاوے یا پیوے اوسکو حوض کوثر کا
پانی نہ ملیگا ایک سال اس خاکسار نے اوستادنا و مولانا محمد معین اسکنہ اللہ تعالی فی اعلی علیین سے
وعظ مین سنا تھا کہ آپ فرماتی تھی کہ ایکدن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم صحابہ کرام کے ساتھ
اپنی دولتسرا کیطرف تشریف لئی جاتے تھے آپ نے مخاطب ہوکر اونسی فرمایا کہ قسم ہی اوسکی کہ جسکی
ہاتھ مین محمد کی جان ہے کہ تم بہشت مین اپنا اپنا مکان اسطرح پہچانوگی کہ جیسا تم یہان دنیا مین اپنا اپنا
مکان پہچان لیتے ہو دیوارین اوسکی روپہلی سنہری اینٹون کی بنی ہین اور گارے کی جگہ مشک اور
زعفران لگا ہوا اور کنکریان وہان کی سچی موتی آبدار ہین اور ایک نہر لطیف معلق ہوا پر بہتی ہی اوسکا نام تسنیم ہے
اور بہشت مین بعضی مکان بہشتیون کے معلق ہوا پر بیستون بنے ہین اور بعضی بنگلہ موتیکا اور کوئی زمرد
سبز کا اور کوئی یاقوت سرخ کا ہے اور لاکہون محل جواہرات کے تیار ہین اور بہت مکان خدا کے دوستونکے
واسطے ایسے شفاف بلور کے پاکیزہ اور مصفا بنے ہین کہ اندر کی چیز باہر سے اور باہر کی چیز اندر سے
معلوم ہوتی ہے اور ایک ایک محل ساٹھ ساٹھ کوس کا ہے اور بعضی مکان یاقوت کے ستونون کے اوپر
قبون کی طرح ہین اور وہان کے مکانونکی چھت ایسی شفاف ہے کہ لیٹے ہوئے آسمانکے ستارے گن لو اور
نزاکت کا یہہ ڈہنگ کہ ستر تہ کپڑونسے رنگت بہشتیونکے بدنکی پہوٹ نکلیگی اور وہان نہ سورج کی روشنی نہ اندہیرا نہ اوجالا
بلکہ عرش کی روشنی ہے صبح صادق کی سی روشنی ہوگی یہہ تعریف سنکے اصحابون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
یہہ مکان خاص پیغمبر اور شہیدونکو ملین گے یا اور مسلمانون کو بہی میسر ہون گے آپ نے ارشاد کیا کہ جسنے
شرک سے توبہ کی اور پیغمبرونکو سچا جانا اور مسکینونکو کھانا کھلایا اور مسلمانونسے محبت اور اخلاص سے بولے
اور ترش رو نہوئے اور آپسمین چرچا سلام علیک کا کرتا رہے اور بغض و حسد مسلمانونسے نرکھے اور خدا
کی بلاؤنپر صبر کرتا رہے اور سب لوگ پڑے سوتے ہون اکیلا اوٹھکر تہجد کی نماز پڑہے اور مال اپنا
خدا کی راہ مین خرچ کرتا رہے انہین لوگون کو وہ مکان بہشت مین ملینگے

صحیح

سے سات بہشت ہین مگر آٹھوین بہشت کے نام مین اختلاف ہی پہلی بہشت چاندی خالص کی بنی ہے
اوسمین جو گنہگار کہ دوزخ سے نکلکر بہشت مین جائین گے وہ رہین گے اوسکا نام دار الخلد ہے اور دوسری
بہشت سونی کی ہے اوسمین مالدار زکوٰۃ نکالنے والے رہین گے اوسکو دار المقام کہتے ہین
اور تیسری بہشت یاقوت سرخ سے طیار ہی وہ اونکے واسطے کہ وہ جو لوگ مصیبت مین صبر
کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم کیون فریاد کرین یہ مصیبت اور دکھہ تو اللہ ہی کی طرف سے ہمکو ملا ہے
جزع فزع کرنا نچاہیے غرض کہ اوس بہشت کا نام دار السلام ہے اور چوتھی بہشت زمرد سبز کی
بنی ہے اوسمین غازی اور زاہد اور عابد رہین گے اوسکا نام عدن ہے اور پانچوین بہشت فقط
موتیون کی تیار ہی اوسکے اندر عالم باعمل اور حافظ قرآن داخل ہونگے اوسکو دار القرار
بولتے ہین اور چھٹی بہشت فقط سرخ لعل کی مرتب ہی اوسمین شہید لوگ اور موذن بلند اذان دینے
والے رہین گے اوسکا نام نعیم ہی اور ساتوین بہشت نور کی ہے اوسمین اولیاء اللہ جو ہمیشہ
ہر وقت خدا کی حضوری مین رہتے ہین درویش توکل کرنیوالے اوسمین استقامت کرین گے اوسکا
نام جنت الماوا ہے اور آٹھوین بہشت جو نور علی نور ہے وہ سب بہشتون کے اوپر یعنی
چوٹی ہے اور وہین نور الہی کی تجلی نظر آئیگی اوسمین ہمارے جناب رسالت مآب صلعم
مع صحابہ اور اہل بیت اور سب پیغمبر لوگ رہا کرین گے اوسکا نام جنت الفردوس ہے بلکہ
حضرت ص نے فرمایا ہے کہ اپنے رب سے جنت الفردوس مانگا کرو اور ایک ایک بہشتی کا مکان سو
سو منزل تک ہے اور ہر بہشتی کے محل سو سو درجے کے بنے ہین اور ہر درجہ ہیرے اور زمرد اور یاقوت کا
بنا ہے اور ہر ایک درجہ اتنا لنبا اور چوڑا ہے کہ جیسا آسمان اور زمین مین فرق ہے اور بہشت مین ایک
ملک بڑا نظر آئیگا چنانچہ اللہ تعالی ہمارے حضرت ص سے ارشاد فرماتا ہی اِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیمًا
وَّ مُلْکًا کَبِیرًا یعنی اور جب دیکھیگا تو اوس جگہ کو یعنی بہشت کو تو دیکھیگا تو نعمت اور ایک ملک
بڑا یعنی ہزارون لاکھون کوس تک بہشت مین اوسدن جگہ ہو جائیگی پھر اصحابون نے ایکدن
عرض کیا کہ یا رسول اللہ بہشت مین اوسدن کون کون شخص داخل ہونگے فرمایا کہ جو لوگ کفار
سے جہاد کرتے ہین اور اونکو بڑھ بڑھ کر تیر لگاتے ہین اور جو لوگ کہ گھر سے وضو کرکے مسجد مین
جماعت کے واسطے جاتے ہین اور منتظر دوسرے وقت کے مسجد مین بیٹھے رہتے ہین اور جو حافظ
قرأت کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کے قرآن مجید پڑھتے ہین اور جو لوگ کہ آفتون پر صبر کرتے ہین یہہ
سب جلدی جلدی اون تختون پر چڑھنے لگین گے اور جناب رسول مقبول ص نے فرمایا کہ

بہشت مین اور بڑے بڑے درجے نور کے بنے ہین ہر درجے مین ایک ایک حور بیٹھی ہوئی اون
لوگون کو بلاتی ہی کہ جو بادشاہ اور حاکم عدل کرتے ہین اور جو لوگ کہ غریبونکی سفارش امیرون کے
پاس جا کر کرتے ہین اور جو لوگ کہ خدا پر توکل کرتے ہین اور جو مسکین ہو کر خدا کی بندگی اور عبادت مین
چست و چالاک رہتا ہی حدیث مین روایت ہی کہ ایک دن ایک شخص نے جناب محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو کمال خوشی ہی کہ آپ کی زبان گوہر فشان
سے کچھ بہشت کا حال سنون آپ نے فرمایا کہ سن ایک ایک موتی کا محل بہشت مین ایسا بنا ہے
کہ جسکی اندر ستر ستر حویلیان سرخ یاقوت کی تیار ہین اور ہر حویلی کے اندر ستر ستر مکان سبز زمرد
کے بنے ہین اور ہر مکان مین ستر ستر تخت جواہرات کے مرصع دہرے ہین اور ہر تخت پر ستر
فرش ہر رنگ کے بچھے ہین اور ہر فرش پر ایک ایک حور بیٹھی ہے اور ہر مکان مین ستر ستر غلمان
کھڑے ہین اور ہر مکان مین ستر ستر خوان کھانے کے ہین اور ہر مکان مین روپہلے سنہرے برتن بہی موجود
ہین اور فرمایا جناب رسول علیہ السلام نے کہ ادنے بہشتی کو ہزار خادم ملین گے اور کسیکو پانچ ہزار
کسیکو دس ہزار اور یہہ سب غلام خوبصورت بے ڈاڑہی مونچہ کے ہونگے ایک شخص اوٹھکر بولا کہ یا رسول اللہ
بھلا ہم لوگونکو بہشت کے مکان کیونکر ہاتھ لگین گے فرمایا کہ جو کوئی مسجد بناوے اور غریبون کے میوہ
کھانے کے واسطے باغ لگاوے اور جو کوئی مسکینونکو کھانا کھلاوے اور جو کوئی چار رکعت سنت عصر کی ہمیشہ
پڑہتا ہے اور جو کوئی مغرب اور عشا کے بیچ مین دس رکعت نماز نفل پڑہے اور جو کوئی صبح کے ہمیشہ نماز پڑہتا رہے
اور جو کوئی شب جمعہ مین سورہ دخان پڑہنا ناغہ نکرے اور صبح کو جمعہ کے دن روزہ ہی رکہے اور بازار مین چلتے
ہوئے کلمہ توحید زبان پر جاری رکھے اور جو کوئی دس بار سورہ اخلاص ہر وقت کی نماز کے بعد پڑہتا
رہے تو ان چیزونکے کرنے سے لاکھ نیکیان اللہ تعالے اوسکو عطا کریگا اور لاکھ بدیان دور کریگا اور
جب وہ شخص مریگا اوسکو جنت کی مکان عنایت ہونگے یہہ حدیث سنکر حضرت عمر رض نے عرض کیا کہ یا
رسول اللہ صلعم مجھکو بڑا ارمان ہے کہ جنت مین اپنے واسطے بہت سے محل بنواون یہہ کام تو مین کرتا ہی ہون
جو آپ نے فرمائے حضرت صلعم نے فرمایا کہ اب آگے بہت محل اللہ تعالی کے فضل و کرم سے ملین گے اور
جس گروہ نے مارے فاقون کے پیٹ پر پتھر باندہکر جہاد کیا ہوگا اور جس قوم نے رنج اور راحت کو
یکسان جانکر کبھی کوئی آن یاد الہی اور شکر ایزدی سے غفلت کی ہوگی اور جو لوگ کہ بہائے مسلمانون کے
قبر بلا کہود دیتے ہین اور جو لوگ کہ دو مسلمانون کا جھگڑا فیصل کر دیتے ہین اور جو لوگ کہ نماز وقت
ہو برابر صف باندہکر کھڑے ہوتے ہین اون سب کے واسطے جنت مین بڑے بڑے محل سرخ

یاقوت کے ملین گے اور فرمایا جناب علیہ الصلوۃ والسلام نے کہ تحقیق اللہ تعالی فرمائیگا دن قیامت کے کہ کہان ہین وہ لوگ جو پاک رکہتے تھے اپنے کانونکو لہو کی بات سننے سے اور بچاتے تھے دنیا مین اپنے تئین مزامیر شیطان سے یعنی راگ اور باجون کے سننے سے پھر اللہ تعالی فرشتون سے فرمائیگا کہ ان لوگونکو میری حمد سناؤ اور خبر کرو اس بات کی کہ نہ انکو خوف ہے اور نہ غمگین ہونگے اور اے فرشتو انکو داخل کرو مشک کے باغ مین پھر ملائیک ان لوگونکو اپنے ساتھ بہشت مین لیجاینگے روایت کی اس حدیث کو زرین محدث نے محمد ابن المنکدر رضی اللہ عنہ سے اور فرمایا علیہ السلام نے کہ جنت الفردوس سے چار نہرین نکلین ہین وہ سب بہشتیونکے مکانونکے تلے جاری ہین ایک نہر تو خالص پانی کی اور دوسری دودہ کی اور تیسری شراب طہور کی اور چوتھی شہد خالص کی چنانچہ اللہ تعالی خبر دیتا ہے فِیْهَا اَنْهَارٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى یعنی بیچ اوسی بہشت کے نہرین ہین پانی سے بن بگڑا ہوا یعنی اوس نہر کا پانی بہت صاف ہی ذرا گدلا نہین اور نہرین ہین دودہ کی کہ نہ بدلا گیا مزہ اونکا یعنی اون نہرونمین ایسا دودہ ہی کہ کبھی پھٹتا اور جمتا نہین اور نہ کبھی کہٹا ہوتا ہی اور نہرین ہین شراب طہور کی مزا دینے والی واسطے پینے والونکے یعنی اوسکے پینے سے تمام بدنمین خوشبو آئیگی اور نہرین ہین شہد صاف کیے گئیکی یعنی اون نہرونمین کوڑا کرکٹ اصلا نہوگا جسوقت مومنین اون نہرون سے کچھ نوش کرینگے اوسیوقت سب کے دلونسے بغض اور کینہ اور حسد دفع ہوجائیگا یعنی کوئی آپسمین یہ خیال نکریگا کہ میرا درجہ کیون کم ہے اور اسکا کیون زیادہ ہے اور کوئی بات لغو کی اور جہوٹ نبولیگا جیسا کہ اللہ تعالی ارشاد کرتا ہے لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا یعنی مومنین نسنینگے بیچ اوسی بہشت کے کوئی بات لغو کی اور نہ جہٹلانا اور دوسری جگہ فرماتا ہی لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِیْمًا اِلَّا قِیْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا یعنی نسنینگے بیچ اوسکے کوئی بات بیہودہ اور نہ گناہ کی باتین مگر یہی کہنا کہ سلام ہی سلام ہے یعنی بہشت مین ٹہٹھے بازی اور واہیات نہین مگر سب مومنین ملکر آپسمین سلام علیک کا چرچا کیا کرینگے اور مبارکبادیان دیا کرینگے اور وہان تہوک اور میل کچیل کچھ نہوگا اور پیشاب و پاخانہ ضرور کی حاجت نہوگی اور عورتین حیض اور نفاس سے پاک رہینگی اور بہشت مین ڈاڑہی اور مونچہ یا اور جگہہ کے بال اصلا نہونگے مگر سر کے بال اور بہوین اور پلکین سبکی ہونگی مگر قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے اپنے رسالیمین لکہا ہے کہ بہشت مین ڈاڑہی سوا حضرت آدم اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت ہارون ۴ کے اور کسیکے نہوگی واللہ اعلم اور بہشت مین سب کچھ کہائینگے بدنمین پسینا آجاسیگا اور ڈکار

خوشبو کی آگر سب کھانا ہضم ہو جائیگا یون آرام تو ہر طرحکا حاصل ہیگا مگر نیند نہ آویگی اور نہرون کے
دو طرفہ درختون کی ڈالیان جھکی ہین جسوقت جنتی اپنے اپنے مکانون سے نکلکر نہرونپر سیر کرنے آئینگے
تو وہان کرسیون پر بیٹھ جائینگے اور ہر نہرونسے کبھی دودھ کبھی شراب طہور اور کبھی آب خالص اور
کبھی شہد نوش کرینگے جو لوگ نشہ پیتے ہین انکو ان نہرون کی کچھ بھی نصیب نہوگی علاوہ ان نہرون کے
بہشت مین اور تین چشمے جاری ہین ایک کا نام کافور اور دوسریکا نام زنجبیل اور تیسریکا نام
سلسبیل ہے اور ان تینون چشمون کے پانی ہر ایک جنتیون کے مکانون مین حوضون کے
اندر بھرے ہونگے اور ان چشمون کے اوپر برتن چاندی کے اور آبخورے شیشے کے رکھے
ہونگے اور وہی برتن اور آبخورے بہشتیونکے گرد پھرینگے گویا کہ زبان حال سے یون بولینگے
کہ ہمکو ان چشمونسے پانی بھر کر پیو چنانچہ اللہ تعالی اسی مضمون سے خبر دیتا ہی وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِآنِيَةٍ
مِّن فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا ۝ قَوَارِيرَ مِن فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا ۝ وَيُسْقَوْنَ
فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنجَبِيلًا ۝ عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّىٰ سَلْسَبِيلًا ۝ یعنی اور پھرائے جائینگے
اوپر اونھین بہشتیون کی برتن چاندی کے اور آبخورے شیشے کے بنائے ہوئے چاندی کے
یعنی اوسکا روپا ایسا شفاف ہے کہ جیسا شیشہ چمکتا ہوا اندازہ کیا ہی اوسکو اندازہ کرنا اور پلائے
جائینگے بیچ اوسکے پیالے سے کہ ملونی ہے اوسکی سونٹھہ کی ایک چشمہ ہی اوسمین کہ نام
اوسکا سلسبیل ہے اب آگے بہشت کے باغونکا احوال سن لینا چاہئی کہتی ہین کہ سب بہشتیونکے
مکان کے سامنے دو طرفہ باغ خوشگوار لگے ہین اور ایک ایک درخت کا سایہ اتنا بڑا ہے کہ اگر اوسکے
نیچے کوئی سوار گھوڑا دوڑاوے تو سو برس مین دوسرے درخت کے سایہ مین پہونچے اور وہانکے
درختون کی جڑ اوپر کیطرف ہین اور شاخین نیچی جھکی ہین کہ بے تکلف بیٹھے بیٹھے لیٹے لیٹے میوے
توڑ لے اور نوش جان کیجئے اور ایک ایک درخت مین ہر رنگ کے پتے ہین اور کوئی شاخ
موتیونکی اور کوئی زمرد کی ہے اور کوئی شاخ سونے اور روپے کی ہی ہے اور ایک ایک میوہ اونٹ
کی کھال کے برابر ہی اگر وہ توڑ کر کھاوے تو شہد سے زیادہ شیرین اور کیوڑے سے زیادہ
خوشبو آتی ہے اور جسوقت بہشتی لوگ میوہ کھانے کا قصد کرینگے تو اوسیوقت شاخین مونہہ کے
آگے آلگینگی چنانچہ اللہ تعالے بشارت دیتا ہے وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ
قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا یعنی اور نزدیک ہونگے اوپر اونکے سائے اونھین درختون کے اور
نزدیک کیے میوے اونکے ازروے نزدیک کرنے کے اور بعض میوہ بہشت کا ایسا لطیف

جب کوئی اوسکو توڑیگا تو ایک عورت نوجوان حسین خوش انداز اور خوش لباس اور خوش کلام اوسمین
سے نکل کر اوس شخص کے خادمہ ہوگی اور ہر بہشتیونکا قد حضرت آدم علیہ السلام کے قد کے برابر ہوگا
یعنی اونھین ہاتھون سے ساٹھ ہاتھ کا باقی اعضا سب اوسیکے موافق اور سب کے سب خوش
وضع تینتیس ۳۳ برس کے عمر مین ہونگے اور دمبدم ذکر الٰہی مین شاغل رہین گے جسطرح لذت ظاہری
سے مالامال ہونگے اوسیقدر باطن بھی نور الٰہی سے معمور ہوگا اور بہشت مین ایک درخت کہ نام اوسکا
طوبےٰ ہے وہ درخت جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مکان مین ہوگا اور اوسکی شاخ
ہر امتی کے مکان مین ہے اور اوس درخت کے پتونمین ایسا رنگ ہی کہ گویا ہر باغ کا پھول خوشبودار
کھلا ہوا اور جب اوسکے پتونمین ہوا لگتی ہی تو اسقدر آواز مست آتی ہی کہ گویا گت لگی ہو اور روایت
ہی کہ اللہ تعالی کا حکم طوبیٰ کو ہوگا کہ جو چیز میرے بندے تجھہ سے طلب کرین فی الفور دیجیو پھر بہشتی
اگر گھوڑا طلب کرین گے یا ناقہ خوبصورت زرین کجاویکا درخت سے مانگین گی فی الفور وہ دونو سوار یان
سج کر طوبےٰ کے اندر سے نکلین گی اور حسین ایسی شاک کو جی چاہیگا اوس درخت سے موجود ہو جائین گی اگر
مسواک کو لکڑی تلاش کرینگے نہ ملی گی اور بہشت کے درختون مین کبھی بہت جھاڑ ہونگی اور سب درخت وہان کے
بے خار ہین اور بعضی روایتونمین دیکھا ہی کہ بہشت کا میوہ بارہ بارہ گز کا ہی اور کسی میوہ مین گٹھلی نھین
مشارق کے حدیث مین لکھا ہی کہ ایک شب حضرت ابراہیم علیہ السلام ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین
دکھلائی دئے کہا کہ ای محمد تم اپنی امت سے میرا پیغام کہو کہ بہشت مین اچھی اچھی نہرین ہین اور صاف میدان ہی اوسمین
درخت نھین اکثر تم تمجید پڑھا کرو کہ اوسکی برکت سے تمہارے واسطے بہشت مین درخت پیدا ہون اور حدیث مین
آیا ہے کہ جو کوئی اللہ کیواسطے یہان دنیا مین ایک درخت لگاوے تو اوسکے واسطے ایک درخت جنت مین لگایا
جاتا ہے اور بہشت کے درختون پر چڑیان اپنی اپنی بولیان اسقدر خوش آواز سے سوز کی بولتی ہین
کہ جو اونکی آواز سے مست ہو جائے اور درختون کے تلے تخت نور کے رکھے ہین اونپر فرش سندس
اور استبرق کے بچھے ہین سندس باریک لاہی اور استبرق گاڑہے بافتہ کو کہتے ہین اور ہر ایک بہشتی کے
سر پر ہوتیونکا تاج ایسا رکھا ہوگا کہ ایک ایک تاج کی قیمت تمام جہان کی بادشاہت کے برابر ہوگی اور
ہر ایک بہشتی کو سونے اور روپے اور موتیونکے کنگن ہاتھون مین پہنائے جائینگے چنانچہ حق سبحانہ تعالے
ہمے لوگون کو خوشخبری سناتا ہی کہ اِنَّ اللّٰہَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْھٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْہَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَھَبٍ وَّلُؤْلُؤًا وَ
لِبَاسُھُمْ فِیْھَا حَرِیْرٌ ترجمہ اوسکا یہہ ہے کہ تحقیق اللہ داخل کرتا ہی اون لوگونکو کہ ایمان

لائے اور کام کئے اچھے بہشتیون مین کہ اوسکے نیچے نہرین بہتی ہین پہنائے جائینگے کنگن سونے
اور موتیونسے اور لباس اونکا بیچ اوسکے ریشمی ہے اور جہان تک پانی وضو کا ہاتھ پاؤنمین لگتا
ہے وہان تک نور چاندی اور سونے اور موتیون کا مومنون کو پہنائینگے یہان دنیا مین مردونکے
لیے چاندی سونے کا زیور اور ریشمی کپڑا مثل اطلس اور رگلبدن کے پہننا بہت منع ہے بلکہ حرام ہے
اور چھوٹے لڑکون کو بھی ریشمی کپڑا پہنانا ماباپ پر منع آیا ہے چنانچہ ہدایہ مین بھی اس امر کو ممنوع
لکھا ہے ترجمہ ہدایہ کی عبارت کا یہہ ہی کہ مکروہ ہے یہہ کہ پہنائے جائین لڑکے زیور اور کپڑا ریشمی
جیسا کہ حرام ہے بیچ حق مردون کے پہننا زیور اور ریشمین کپڑونکا اور جیسا کہ شراب پینا حرام ہے ویسا
پلوانا بھی شراب کا حرام ہی گو کہ آپ نہ پیتا ہو اور شراب کا محصول بھی لینا حرام ہی اور حدیث شریف
مین آیا ہی کہ جو یہان ریشمی کپڑے پہنے اوسکو بہشت کے ریشمی کپڑے نہ ملینگے اور بہشت مین سب کا
اخلاق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سا ہوگا اور سب کی خوش آوازی حضرت داؤد ؑ کی سی ہوگی
اور قرطبی سے روایت ہے کہ جب مومنین قبرون سے اوٹھینگے تو حساب کتاب تک
سبکی زبان سریانی ہوگی اور جب کہ بہشت مین داخل ہونگے تو سب کی زبان عربی ہوجائیگی
روایت ہی بہشت مین بعضی مومن مرد اور عورت اپنی اولاد کو یاد کرینگے اور یون عا مانگینگے
کہ الٰہی ہمارے جگر کے ٹکڑے کہان ہین ہمنے اونکو دنیمین پالا تھا وہ لڑکائے مین مر گئی تھی تو خوب
جانتا ہی کہ ہمنے صبر کیا تھا اب تو ہمارے بچون سے ملادے حق تعالے ارشاد فرمائیگا کہ جو تمہارا
مرتبہ ہے وہ اوس مرتبے کو نہین پہونچے اگرچہ علیحدہ وہ مکان مین سیر کرتے پھرتے ہین
پھر ماباپ عرض کرینگے کہ خداوندا ہمکو بڑا ارمان ہے کہ ہم اونکو دیکھہ لیتے پھر اللہ تعالی اون
لڑکونسے ملادیگا وہ لڑکے اپنے ماباپ سے عرض کرینگے کہ تمنے ہمارے مرنے مین
صبر کیا اب اللہ تعالی نے ہمکو تمسے ملوا دیا حدیث مین لکھا ہی کہ جب مومنین حساب و کتاب
سے فارغ ہوکر بہشت کیطرف چلینگے جو عمل نیک غالب ہوگا اوسی عمل کے دروازے سے پکارے
جائینگے مثلاً جسنے بے ریا نمازین بہت پڑھین ہونگی اوسکو باب الصلوۃ سے ملائکہ پکارینگے
اور جسنے روزے بہت رکھے ہونگے اوسکو باب الریان سے پکارینگے اور جسنے جہاد
کیا ہے اوسکو باب الجہاد سے بلائینگے اور جسنے صدقہ بہت دیا ہے اوسکو باب الصدقہ سے پکارینگے
اور جو شخص ہروقت ذکر الٰہی مین مصروف رہتا ہے اوسکو باب الذکر سے پکارینگے یہ حدیث
سنکر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ؐ بھلا کوئی ایسا شخص

شخص بھی ہے کہ اوسکو ہر دروازے سے پکارین آپ نے فرمایا کہ مجکو امید ہے کہ تجکو فرشتے ہر دروازے سے
پکارین نقل کی یہہ حدیث مشکوٰۃ شریف سے سبحان اللہ کیا اچہا مرتبہ حضرت صدیق کا ہے کہ اونکو
ہر دروازے سے ملائیک پکارین گے کہ ہمارے درسے ہوکر بہشت مین جاؤ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جو کوئی وضو کرتے وقت سوا کلمۂ شہادت کے دنیا کی بات نکرے اور جس مسلمان کے تین
لڑکے مر گئے ہون اور اوسنے صبر کیا اور شور وغل نہ مچایا ہو اور جس نے پیاسون کو پانی پلایا ہو
اور غریب مسکین کو خندہ پیشانی سے کہانا کہلایا ہو اور موونہہ سے گالیان نہ بکی ہون اور جسکو چہل حدیث
یاد ہو اور جسنے یتیم بچے کی پرورش کی ہو اور جو عورت خدا سے ڈرتی ہو اور اپنے شوہر کی تابعداری
کرتی ہو اور نامحرم مرد کو ندیکہا ہو اور اپنے تئین زنا سے بچایا ہو ان سب کو بہشت کے ہر
دروازے سے پکارنے کی آواز آئے گی اور بہشت کے ہر درخت کے نیچے تختونکے اوپر آمنے سامنے
میان اور بی بیان تکیہ لگائے بیٹھے ہونگے اور آپسمین محبت کی نظرون سے دیکھتے ہونگے
اور شغل میوہ خوری کا کرتے ہونگے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اِنَّ اَصْحَابَ الْجَنَّۃِ الْیَوْمَ
فِی شُغُلٍ فَاکِھُوْنَ ھُمْ وَاَزْوَاجُھُمْ فِی ظِلَالٍ عَلَی الْاَرَائِکِ مُتَّکِئُوْنَ تا آخر الآیۃ
یعنی تحقیق رہنے والے بہشت کے اوسدن میوہ خوری کے شغل مین وہ اور بی بیان اونکی سایون مین
اوپر تختون کے تکیہ لگائے ہونگے واسطے اونکے بیچ اوسکے میوے ہین اور واسطے اونکے
ہے جو کچہ چاہین یعنی سب کچہ موجود ہے اور حورین بڑی بڑی آنکہین والیان بہشت کے خیمون کے
اندر مومنون کیواسطے بناؤ سنگار کرکے بیٹھی ہونگی اور اسقدر اونمین حسن و صفائی ہی کہ ستر ستر کپڑون مین
اونکی گودی کے ہڈی دکھائی دیگی اور جو کسی حور کا دنیا مین دوپٹہ آوے تو تمام جہان خوشبو مین ہوجاوے
اور جو کوئی حور دنیا والونکو صورت دکہاوے یا آواز سناوے تو اہل دنیا کو مارے خوشی کے شادی
مرگ ہوجاوے اکثر ایسے حورین بہی اہل بہشت کے سامنے مارے شرم کے سر نیچے کئے بیٹھی ہونگی
چنانچہ اللہ تعالی ہمکو تمکو خوش خبری سناتا ہی وَعِنْدَھُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ عِیْنٌ کَاَنَّھُنَّ بَیْضٌ مَکْنُوْنٌ
یعنی اور اونکے پاس بیٹھی ہونگی حورین نیچی نگاہ رکھنے والیان خوبصورت آنکہین رکہنے والیان
گویا کہ انڈے چہپائے ہوئے ہین اور وہ حورین کواریان ہین کسینے اونکا بدن نہین چہوا کیونکہ
حق تعالی فرماتا ہے لَمْ یَطْمِثْھُنَّ اِنْسٌ قَبْلَھُمْ وَلَا جَانٌّ یعنی نہین ہاتہہ لگایا اونکو کسی انسان نے
پہلے ان بہشتیونکے اور نہ کسی جن کا ہاتہہ لگا ہے روایت ہی کہ حورین بہشت مین
مردون سے کہین گی کہ شکر ہے خدا کا کہ جسنے ہمارا شوہر تمکو بنا دیا اب ہم تمکو چہوڑ کر

کہین بنجائین گے ہماری آنکہین تمکو دیکہکر خوش ہوتین اور تمہاری آنکہین ہمکو دیکہکر ٹھنڈی ہوتین
روایت ہے کہ بہشت مین کوئی مرد بغیر عورت کے نرہیگا کسیکی پاس دو دو اور کسیکی پاس چار چار
بیبیان ہونگی اور یہان دنیا مین جس عورت نے کئی شوہر کیے ہونگے جسکے نکاح مین ہوئی ہوگی
وہی خاوند اوسکو ملیگا اور ہر ایک مسلمان کو ستر یا بہتر حورین صحبت کے واسطے ملین گے ایکطرف
حورین ہونگی اور ایکطرف نکاحی بیبیان خاوندون کی پاس محبت سے بیٹھی ہونگی اور جبکہ حورون سے
صحبت کرین گے تو بیبیان رشک نکرین گی اور جب عورتون کے پاس مین گے تو حورین برا نمانین گی جب
مرد حورونسے صحبت کرینگے تو اپنی بیبیونکے مزے بھول جاینگے اور جب بیبیون کے پاس بیٹھینگے تو حورونکے مزے
فراموش کرینگے اسیطرح ہمیشہ ہوا کریگا مگر پھر بھی عورتین اور حورین باکرہ رہا کرین گی حدیث
مین ہے کہ جو عورت اپنے شوہر سے محبت رکہتی ہو اور اپنی تئین دوسری عورتونسے اچھا نہ جانتی ہو
اور زیور اور لباس بھڑکیلا تر انجاتی ہو اور نامحرم مرد کو آنکھہ سے ندیکہتی ہو اور سوتے وقت اپنے شوہر
کے بچھونے کر دیتی ہو تو اوس عورت کا بہشت مین ایسا حسن و جمال ہو گا کہ حور بہشت کی شرمندہ
ہو جاے گی اور اوس عورت کے پاس حورین لونڈیونکی طرح خدمت مین حاضر رہا کرین گی لکھا ہے
کہ جب مرد بہشت مین حورونسے مباشرت کر چکین گے تو ایسی خوشبو پھیلے گی کہ جیسے گلاب کی ہو
بہشت مین ناپاکی نہین ہے اور نہانے کی حاجت کبھے نہوگی حدیث مین وارد ہے کہ بہشت مین اللہ
تعالے اکثر حورونسے فرمایا کرتا ہے کہ تم اپنے اپنے خاوندن کی صورت دیکھوگی وہ عرض کرتی ہین کہ
یارب ہان ہمارے شوہر ہمکو دکھا دے تب حق تعالی اونکی آنکہون سے حجاب دور کرتا ہے اور
وہ حورین ان لوگون کو دیکہتی ہین کہ جو ماہ رمضان مین روزہ رکھتے ہین اور جو لوگ دنیا مین اچھی
نصیحتین کرتے ہین اور بری باتون سے روکتے ہین اور جو امانت مین خیانت نہین کرتے
اور ہر وقت کی نماز کے بعد دس بار سورہ قل ہو اللہ پڑہا کرتے ہین اور جو لوگ جھوٹھ بولنے
سے پرہیز کرتے ہین اور اون نیکبخت مردون پر وہ حورین نظر کرتی ہین کہ جنکو عورتین ستاتی ہین اور
پھر وہ حورین عرض کرتی ہین کہ یارب ان سبکو تو ہمارا شوہر بنا دے کہ ہماری آنکہین ٹھنڈی
ہون یہہ سنکر حق تعالی ارشاد کرتا ہے کہ جب یہہ لوگ بہشت مین آئین گے تم اونکی خدمت مین ہمیشہ
ہوگی اور روایت ہے کہ جو عورت اپنے خاوند کو ستا کر مرگئی اور حالانکہ خاتمہ بخیر ہو گیا ہو جب وہ
عورت بہشت مین جائیگی تو حوران بہشتی اوس عورت کو طعن و تشنیع سے کہین گی کہ اے
نادان تونے اپنے شوہر کو کیون ستایا تھا چند روز کے واسطے تیرا خاوند دنیا مین تیرے

پاس رہا اور تو نے اوسکی خاطر داری نکی اب دیکھہ تیرا خاوند ہمکو ملا ہی ہم اوسکی فرمانبرداری مثال
لونڈیون کے کرین گے۔ حدیث مین نقل ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بہشت مین ایک آ
ایک مرد کو ستر ستر حورین ملین گی اور بیبیان علاوہ بھلا سب سے مجامعت کیونکر کرین گی قوت نہ گھٹ
جائیگی آپ نے فرمایا کہ بعد مجامعت کے پھر ویسی ہی قوت باقی رہی گی بلکہ رنگ اور روپ بڑہتا جائے گا
اور ایک ایک مرد کو سو پہلوانون کی طاقت عطا ہوگی اور بہشت کی خوبصورت لڑکے نورانی شکلین
دہانی لباس پہنے اور انکی آنکھین ایسی خوشنما کہ گویا موتی کوٹ کوٹ بھرے ہون نام اون لڑکونکا
غلمان ہی چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ یعنی گرد
پھرین گے اور تصدق ہونگے اونپر یعنی بہشتیونپر غلمان گویا کہ وہ موتی چھپائے ہون اور حدیث
مین روایت ہے کہ جو کافرونکے لڑکے نابالغ عمر مین مرجاتے ہین اونکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے حق تعالی سے دعا کرکے بہشت مین اپنی امت کی خدمت کیواسطے مانگ لیا ہے۔ وہ لڑکے
اچھی اچھی صورت بنکر بہشت مین جائین گے وہان ون لڑکون کی پاکیزہ شکلین ہوجائینگی اور
اونکی ایسی صورتین حسین ہونگی کہ چودھوین رات کا چاند پھیکا پڑجائیگا اور وہ لڑکے بہشت مین امت محمدی
پر عاشق ہوجائین گے اور خادمون کی طرح دل و جان سے بہشتیون کے قربان ہونگے جیسا کہ
حق تعالی ارشاد کرتا ہی وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا یعنی
اور طواف کرین گے اوپر اونکے لڑکے ہمیشہ رہنے والے یعنی وہ لڑکے ہمیشہ بہشتیون کے پاس بیٹھے
رہین گے جب تو دیکھے گا ای محمد اون لڑکون کو تو تو گمان کریگا کہ یہ موتی بکھرے ہوئے یعنی اونکے
چہرے ایسے خوبصورت ہونگے کہ حضرت کو بھی معلوم ہوگا کہ گویا سچے موتی ہون اسقدر آفتاب اونکے
چہرہ مین ہوگی وہ لڑکی اور غلمان اور حورین ہر ایک مسلمان کو کٹورونمین شراب طہور بھر کر پلائین گے
اور بہشت مین نہ نماز ہی نہ روزہ مگر سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ اکثر پڑہا کرینگے
اور بہشت مین سب مسلمان اپنے اپنے یارون کے گلے مین ہاتھ ڈال کر خوشی خوشی پھرتے ہونگے
اور اگر بعضا یار یا بھائی اتفاقاً ایک جا ہونگی اور قصد کرینگی کہ اوسے چلکر ملیئے تو اونکو تخت اوڑا کر اون
یارون اور بھائیون کے پاس پہنچا دیگا اگرچہ ہزارون لاکھون کوس پر ہون اور جب ملاقات کرینگے
تو سلام علیک کہکر مبارکباد دیا نیگے پھر وہ یار ایسمین ملکر کہین گے کہ یار وہ اونکا حال ہمکو معلوم نہین کہ
جنکو دنیا مین نیک نصیحت کرتے تھے اور نماز پڑہنے کی تاکید کرتے تھے اور ہمین کفر اور شرک کی چھوڑاتے تھے
لیکن وہ اونکو نہ مانکر دوزخمین پڑے جلتے ہین پھر جنتی عرض کرین گے کہ الہی ہمکو اونکا حال دکہاوے

حکم ہوگا کہ اپنے اپنے بالاخانون پر جاؤ اور دوزخیونکا حال دیکھو کہ کسطرح گذرتی ہی پھر سب دوزن
کوٹھون پر جائین گے اور کھڑکیان خود بخود کھل جائین گی اور حجاب اونکی آنکھونسے دور ہو جائیگا پھر
دیکھین گے کہ ہزارون لاکھون کوس تک دوزخکی اگ مثل دریای سمندر کے پھیلی ہی اور بڑے
بڑے ستون اور پہاڑ آگ کے کھڑے ہین اور تمام دوزخی مثال کیڑون کے اوپر تلے کلبلاتے
ہین اور کوڑے عذاب کے مارے جاتے ہین اور فریاد کرتے ہین کہ یا اللہ تو ہمکو دوزخ سے
نکال اب ہم اچھی کام کرین گے چنانچہ اللہ تعالے اون دوزخیون کے حال سے خبر دیتا ہے
وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ یعنی اور وہ دوزخی چلاوینگے
بیچ اوسی دوزخ کے کہ ای پروردگار ہمارے نکال ہمکو ہم عمل کرین گے اچھے اچھے سوا اونکے
جو تھے عمل کرتے یعنی پہلے ہم کام گناہ کے کرتے تھے اب ہمکو دوزخ سے نکال کہ ہم اچھا کام کرین حق تعالے
اونکے جواب مین فرمائیگا أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ یعنی کیا نہین عمر دی تھی ہمنے تمکو
اوسقدر کہ نصیحت پکڑتی بیچ اوسکے جو کوئی نصیحت پکڑتا ہی اور آیا تمہارے پاس ڈرانیوالا یعنی بڑہاپا چلا بال سب
سفید دیکھکر تو گناہونسے توبہ کی ہوتی بڑہاپا دیکھکر بھی تمکو خوف نہ آیا اور برے کام کئے سئے شرماتے نہین
اب فریاد تمہاری سنی نہ جائیگی پھر جنتی عذاب دوزخیونکا دیکھکر پوچھینگے جیساکہ اللہ تعالی فرماتا ہے فِي جَنَّاتٍ
يَتَسَاءَلُونَ عَنِ الْمُجْرِمِينَ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ
وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ بہشتی لوگ بہشت مین پہونچتے ہونگے گنہگارونسے کہ کس چیز نے ڈالا تمکو
بیچ دوزخ کے کہین گے کہ نہ تھے ہم نماز پڑہنے والونسے اور نہ تھے ہم کھانا کھلاتے فقیرونکو اور رہتے تھے ہم
بحث کرتے ساتھ بحث کرنیوالون کے اور ہمکو نصیحت اہل دین کرتے تھے ہم اوس نصیحت سے منہہ پھیر لیتے
تھے اور ہم وعظ کے سننے سے یون بھاگتے تھے کہ جیسے گدہا شیر کو دیکھکر بھاگتا ہے چنانچہ اللہ تعالے نے ہمارے
حق مین یون فرمایا تھا فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُسْتَنْفِرَةٌ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ بس کیا ہوا ہی اونکو
نصیحت اور وعظ سے منہہ پھیرتے ہین گویا کہ وہ گدہے ہین بھڑکتے ہوئے بھاگتے ہین شیر سے وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ
أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ اور کہین گے دوزخی کہ اگر ہم سنتے ہوتے یعنی وعظ سنکر عمل کرتے
یا عقل رکہتے تو نہوتے ہم رہنے والے دوزخکے جیسا ہمنے کیا ویسا بھگتا اہل جنت یہ حال دوزخیونکا دیکھکر
بالاخانونسے نیچے اوتر آوین گے پھر حورون اور اپنی اپنی بیبیونسے مشغول ہونگے اور دوسری
روایت مین یون آیا ہی کہ بہشت کے دالانون مین دوزخکی طرف کھڑکیان ہو جائین گی بہشتی لوگ اون
کھڑکیون مین بیٹھکر دوزخیونکو دیکھین گے کہ اگ کے بچھونون پر بیٹھے ہین اور آگ کے بالاپوش اوڑہے ہین

جیسا کہ قرآن شریف مین خبر ہے لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ یعنی واسطے اونکے
دوزخ مین سے بچھونا ہے اور اوپر بھی اونکے بالاپوش ہین یہہ حال دیکھکر جنتی پکارین گے چنانچہ حق سبحانہ تعالے
خبر فرماتا ہے وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابَ النَّارِ أَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ
رَبُّكُمْ حَقًّا قَالُوا نَعَمْ یعنی اور پکارین گے رہنے والے بہشت کے دوزخکے رہنے والونکو یہہ کہ تحقیق پایا
ہمنے جو کچھ کہ وعدہ کیا تھا ہمارے رب نے سچا پس کیا پایا تمنے جو کچھ کہ وعدہ کیا تھا تمہارے پروردگار نے
دوزخی کہین گے کہ ہان ہمنے خدا کی عبادت سے مونھہ پھیرا تھا اور اوسکی آیتون مین ہم ٹھٹھا کرتے تھے فَأَذَّنَ
مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ حق تعالی فرماتا ہے پس پکار دیگا ایک پکارنیوالا درمیان
اونکے کہ لعنت ہو جیو اللہ کی ظالمون پر یعنی اوسوقت ایک فرشتہ بول اوٹھیگا کہ ای دوزخیو تمپر لعنت
ہو خدا کی کہ تم ظالم تھے خدا کا کہنا نہ مانتے تھے پھر دوزخی بدحواس ہو کر کمال عاجزی کے ساتھ ہاتھہ
پھیلا کر جنتیون کو خوشامد سے پکارین گے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَنَادَىٰ أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ
الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ ج قَالُوا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ
ترجمہ اسکا یہہ ہی کہ اور پکارین گے رہنے والے اگ کے بہشت والونکو یہہ کہ ڈالو اوپر ہمارے
کچھ پانی سے یا اوس چیز سے کہ رزق دیا تمکو اللہ تعالی نے یعنی ہم دوزخ مین جل رہے ہین بھوک
پیاس ہمکو مارے ڈالتی ہے ایسی ہمکو بھوک و پیاس دنیا مین نہ لگتی تھی جسطرح یہان مارے تشنگی اور
اشتہا کے جلے جاتے ہین یہہ بات سنکر بہشتی لوگ جواب دینگے کہ تحقیق اللہ نے حرام کیا اون
دونون کو یعنی پانی اور بہشت کے کھانون کو کافرون کے اوپر تمنے تو اپنے دین کو کہیل اور تماشے
مین کاٹا تھا اور فریب مین ڈالا تھا تمکو دنیا کی زندگی نے اور تم خدا کی آیتون سے انکار کرتے تھے آج تمکو
اللہ نے بھلا دیا جیسا تم بھلا بیٹھے تھے آجکے دن کو پھر اللہ تعالی فرمائیگا کہ ای بہشت والو اب
کھڑکیان اپنی اپنی بند کرلو یہہ بہشت تمہارے ورثہ مین ہو چکی ہے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَتِلْكَ الْجَنَّةُ
الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ یعنی اور یہہ بہشت جو وارث کیے گئے ہو تم اسکے سبب اوس چیز کے
کہ تھے کہ تم کرتے یعنی اعمال نیک لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِنْهَا تَأْكُلُونَ واسطے تمہارے بیچ
اوسکے میوہ ہی بہت اونمین سے کہاتے ہو تم اہل جنت یہہ فرمان سنکر اپنی اپنی کھڑکیان بند
کرلینگے اور تختون پر آبیٹھین گے اور پرند جانورون کے جھنڈ کے جھنڈ اوڑتے ہونگے جب
جی چاہیگا کہ ہم اس چڑیا کے کباب کھائین اوسیوقت اوس چڑیا کے کباب تیار ہو کر آئین گے جب اہل جنت
کباب کھا چکینگے تو بہشت کے میوے کا مزہ بھول جائین گے چنانچہ اللہ تعالے بھی خبر دیتا ہے

وَلَحْمِ طَيْرٍ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ اور گوشت چڑیون کے ہین اوس قسم سے کہ چاہین گے یعنی جبکہ قصد کرین گے اوسیوقت ملجائیگا اور بہشت مین فرشتی اہل جنت سے ملاقات کیا کرین گے بلکہ مصافحہ بہی کرین گے روایت ہی کہ بہشت مین ایکعورت اپنے رب سے عرض کریگی کہ خداوندا میرا جی چاہتا ہی کہ مین پیٹ سے ہوجاؤن حکم ہوگا کہ اچہا پہر اوسکو خود بخود حمل رہ جائیگا پہر وہ عورت دو تین گہڑی کے بعد ایک لڑکا خوبصورت جنے گی اوسیوقت وہ لڑکا جوان ہوجائیگا اور جنتے وقت اوس عورت کے ذرا درد نہ اوٹہیگا نہ خون نکلے گا بلکہ وقت جننے کے ایک لذت پیدا ہوگی نقل ہے کہ بہشت مین ایک شخص اپنے پروردگار سے عرض کریگا کہ آلہی میرا جی کہیتی کرنے کو چاہتا ہے حق تعالی فرمائیگا کہ ای شخص جو چیزین ہین اونسے تیرا پیٹ کہیتی کرنے سے ابتک نہین بہرا وہ عرض کریگا کہ ای رب البتہ میرا پیٹ تو نعمتون سے بہرگیا اسوقت میرے دلمین یہی خیال آگیا پس اوسیوقت دو فرشتی بیلون کے شکل بن جائینگے اور ایک ہل سونیکا موجود ہوجائیگا وہ شخص اون بیلون پر ہل رکہکر کہیت جوتیگا جسوقت دوسری طرف جوتتا ہوا جائیگا پیچہے سے کہیت سرسبز پائیگا اور خود بخود وہ کہیت کٹکر ڈہیر لگجائیگا یہہ معاملہ دیکہکر بہت خوش ہوگا پہر کہیگا کہ سب تعریف واسطے اللہ تعالی کے ہی کہ یہان سب طرح کی سانی کردی اب کچہ تہوڑا حال دیدار پروردگار کا سنا چاہتے ہین کہ جب بہشتی بہشت مین طرح طرح کی نعمتین چکہین گے اور انواع الانواع عجایب جنت کے دیکہین گے لیکن سب نعمتون سے عمدہ ترین نعمت دیدار خدا کا ہے وہ مومنون کو عنایت ہوگا اور منکر لوگ اوس سے محروم رہینگے اور اس نعمت دیدار کا ملنا دلائل عقلی اور نقلی سے ثابت ہی کہ سوائے کج فہمونکے کوئی انکار نہین کرسکتا سب دلیلون کا لکہنا تو ان اوراق کوتاہ مین کہان ممکن ہے لیکن نمونہ کی دو تین دلیلین دو قسم کی معہ دو شبہون منکرین دیدار خدا کے مذکور ہوتی ہین پہلی لیل دیدار کی قرآن مجید سے یہہ آیت شریف ہی کہ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ یعنی کتنے منہہ اوسدن بشاش اور تازہ اپنے رب کیطرف نظر کرتے ہونگے ظاہر ہی کہ نظر کرنا کسی چیز کیطرف یہی ہے کہ اوس چیز کو دیکہیے پس یہان بہی نظر کرنا طرف خدا کے یہی ہے کہ خدا کو دیکہیے اب دیدار خدا کا اس آیت موصوفہ سے ثابت ہوچکا اور جو لوگ کہ ناظر کو معنی منتظر یا انتظار کہتے ہین وہ لغت کے روسے یہان پر صحیح نہین کیونکہ محاورہ عرب مین لفظ نظر کا جب وجوہ کے ساتہ آتا ہی تو منتظر یا انتظار کے معنے نہین ہوتے دیدار ہی کے معنے ہوتے ہین اسکی تحقیق بڑی تفسیرون مین موجود ہے جسکا جی چاہے ہو دیکہہ لے اور عقل سلیم بہی اسی پر حاکم ہے یہان ناظرہ کے معنی دیدار ہی کے ہین نہ منتظر اور انتظار کے

حال کیفیت دیدار پروردگار

کیونکہ یہان پر بیان نعمت اور رفاہت کا ہے پھر جب حصول اسی نعمت اور رفاہت مین انتظار ہائل ہوا تو نعمت اور رفاہت کا ہیکو ہوئی بلکہ بحکم الانتظار اشد الموت کی یہہ تو عین عذاب ہوا پس معلوم ہوا کہ یہان نظر کے معنی دیدار ہین نہ انتظار اور **دلیل** دوسری دیدار کی یہہ آیت شریف ہے کَلَّآ اِنَّھُمْ عَنْ رَّبِّھِمْ یَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ یعنی بیشک منکر لوگ اپنی رب سے اوسدن آڑ مین ہونگے اس آیت سے بھی صاف ظاہر ہے کہ مومنین تو اس نعمت سے یعنی دیدار سے مشرف ہونگے اور منکرین بر طرف معلوم ہوا کہ مومنین مخلصین اپنے رب کے سامنے جاوینگے اور منکرین منافقین آگے نہ آنے پاوینگے سچ ہے کہ اگر مومن اور کافر دونو اللہ تعالے سے بے پردہ ملین تو فرق مقبول اور مردود مین کسطرح رہے اسی تفرقے کیواسطے تو لفظ لمحجوبون لام تاکید کے ساتھہ حق تعالے نے ارشاد فرمایا تا مومن امیدوار دیدار رہین اور منکر دیدار بار نا امیدی کا سہین اور یہی باعث تھا کہ جب حضرت موسیٰ اپنی قوم کے ساتھہ کہ اکثر اونمین منکر دیدار تھی کوہ طور پر گئے اور سب کے لیے دیدار چاہا تو حکم لن ترانی کا ہو چکا یعنی اے موسے تو جو چاہتا ہے کہ مجھے اس قوم کے ساتھہ دیکھے تو ان منکرونکا دیکھنا نھین ممکن نہ دنیا مین نہ عقبی مین رہا تو اور تیرے تابعدار لوگ وہ البتہ عالم جاودانی مین میری عنایت سے دیکھینگے دنیا مین وہ بھی نھین دیکھہ سکتے کہ چشم دنیاوی طاقت میرے دیکھنے کی رکھتی تو ہلاک ہو جاتی پس معنی لن ترانی کے نہ دیکھنا دنیا مین ہے نہ عالم عقبے مین ورنہ لازم آویگا کہ موسےٰ مسئلہ الٰہیات کا بھی نجانتے تھے جو ایسا سوال محال بیباک کر بیٹھے حالانکہ انبیاء مرسلین سوال محال سے پاک ہین رہگئی یہہ آیت کہ لَا تُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ جسکے معنی یہہ ہوے کہ خدا کو آنکھین نھین پا سکتین اور خدا آنکھونکو پا سکتا ہے تو اس سے نفی کرنا دیدار خدا کا بہت بے جوڑ بات ہے کیونکہ ادراک اور رویت مین بڑا فرق ہے ادراک کہتے ہین حقیقت شے کی دریافت کرنیکو اور رویت کہتے ہین صرف دیکھنے کو جیسا کہتے ہین کہ ہمنے ماہتاب کو دیکھا پس دیکھنا تو ثابت ہوا لیکن حقیقت ماہتاب کو نہ پہونچے کہ کیا شے ہے پس اسطرح ہم اللہ کو دیکھینگے مگر اوسکی حقیقت کو نہ دریافت کر سکینگے اسی کا بیان اس آیت لَا تُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ مین ہے پس اس آیت مین دیدار خدا کی نفی نھین نکلتی بلکہ نفی دریافت کرنے حقیقت خدا کی ہے کہ خدا کیا چیز ہے اور اسی لیے بزرگونے بھی فرمایا ہے **شعر** آنکہ کنہہ حقیقتش برتر ✣ از قیاس و گمان و وہم و خیال ✣ یہہ دو دو دلیلین اثبات رویت کی معہ خدشات منکرین ہو چکین اب **دو دلیلین** ثبوت دیدار کی حدیث شریف سے بیان کرتی ہین پہلی **دلیل** عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ

سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ عِیَاناً وَفِی رِوَایَۃٍ قَالَ کُنَّا جُلُوْساً عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَی الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کَمَا تَرَوْنَ ہٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِی رُؤْیَتِہٖ مشکوۃ شریف مین آیا ہے کہ جریر ابن عبد اللہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق تم دیکھو گے اپنے پروردگار کو آشکارا چشم سر سے اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ کہا اوسی راوی نے کہ ہم بیٹھے تھے رسول اللہ ص کے پاس پس دیکھا آپ نے چودھوین رات کے چاند کیطرف پھر فرمایا کہ تم دیکھو گے اپنے پروردگار کو جیسا دیکھتے ہو اس چاند کو کہ نہ رد اور نہ انکار کرو گے حق کی رویت مین یہان سے صاف دیدار حق ثابت ہوا کسیکو دم مارنے کی جگہ نہین بلکہ شرح عقائد نسفی مین لکہا ہے کہ حدیث سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کی بہت مشہور ہے اسکو اکیس صحابی جلیل القدر نے روایت کی ہے اور اس حدیث سے جو منکر کہ الزام جسمیت کا دیتے ہین بڑی بے سمجھی بات کہتے ہین کیونکہ یہان تشبیہ مرے کی مرے سے جہت اور علو مکان مین نہین بلکہ رویت کی رویت سے ہے اور ایسی تشبیہ قرآن اور حدیث مین بہت جگہہ وارد ہے مثلاً اسی آیت شریف مین کہ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ الخ پس جو کوئی دفع تشبیہ کا یہان جواب دیگا وہ عین ہمارا مدعا ہے اور دلیل دوسری حدیث سے دیدار کی یہہ ہے کہ عَنْ اَبِیْ رَزِیْنِ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَکُلُّنَا یَرٰی رَبَّہٗ مُخْلِیًا بِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ قَالَ بَلٰی قَالَ وَمَا اٰیَۃُ ذٰلِکَ فِیْ خَلْقِہٖ قَالَ یَا اَبَا رَزِیْنٍ اَلَیْسَ کُلُّکُمْ یَرَی الْقَمَرَ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ مُخْلِیًا بِہٖ قَالَ بَلٰی قَالَ فَاِنَّمَا ہُوَ خَلْقٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَجَلُّ وَاَعْظَمُ مشکوۃ مین ابو رزین رض روایت کرتے ہین کہا اونھون نے کہ عرض کیا مینے یا رسول اللہ کیا ہم اپنے رب کو تنہا دیکہین گے قیامت کے دن آپ نے فرمایا کہ ہان دیکہین گے عرض کیا کہ کیا پتا ہے اس دیکھنے کا اوسکی خلقمین فرمایا کہ ای ابو رزین رض کیا نہین دیکھتے تم لوگ چاند کو چودہوین رات مین تنہا عرض کیا راوی نے کہ ہان دیکھتے تو ہین پس فرمایا حضرت نے کہ چاند ایک مخلوق ہے اللہ کے مخلوقات سے اور اللہ تو بزرگ اور بڑا ہے یعنی خدا کا دیکھنا عقبی مین ایسا صاف ہے جیسا چاند کا دیکھنا دنیا مین لیکن مثال خالق کی مخلوق سے درست خوب نہین آتی کیونکہ اللہ بزرگ اور بڑا ہے فقط راوی کے سمجھانے کو یہان مثال دی تھی پس ان سے جسمیت نہین لازم آتی اور دیدار کی بات ثابت ہوتی ہے اور قطع نظر مذہب اہل سنت وجماعت کے ہر چند امامیہ بہ تبعیت معتزلہ شک لاتے ہین مگر اونکی کتابون سے بھی دیدار خدا کا ثابت ہوتا ہے ذرا غور کر دیکہین چنانچہ صحیفہ کاملہ مین حضرت

امام سجادؑ یون فرماتے ہین ھٰذَا مَقَامُ مَنِ اسْتَحْیٰ لِنَفْسِہٖ مِنْکَ وَسَخِطَ عَلَیْہَا وَرَضِیَ عَنْکَ
فَتَلَقَّاکَ وَنَفْسٌ خَاشِعَۃٌ یعنی ای اللہ یہہ ہی مقام اوس شخص کا کہ شرم کرتا ہے تجہ سے بسبب
نفس اپنے کے اور غضبناک ہے اوس نفس پر اور راضی ہے تجہ سی پس ملاقات کی تیرے ساتھ
نفس گڑگڑاتے ہوئے کے اور زاد المعاد مین بہی یہہ دعا لکہی ہے کہ حضرت امام زین العابدینؑ نے
یون فرمایا فَلَا وَرَبِّیْ لِیْ سِوَاکَ وَاَعْطِنِیْ مَا سَاَلْتُنِیْ وَاٰمِنْ خَوْفِیْ یَوْمَ اَلْقَاکَ یعنی کہ اے
نہین تیرے سوا کوئی میرا رب عطا کر جو مینے مانگا اور امن دے خوف سے جسدن مین تیری
ملاقات کرون اور من لایحضرہ الفقیہ مین حضرت امام سجادؑ نے فرمایا ہے کہ حق تعالے یون
فرماتا ہے کہ اَشْکُرُ لَہٗ کَمَا شَکَرَنِیْ اُقْبِلُ اِلَیْہِ وَاُرِیْہِ وَجْھِیْ یعنی مین شکر کرتا ہون اوسکا جو
شکر کرتا ہے میرا اور روبرو آونگا اوسکے مین اپنے فضل سے اور اوسکو مین اپنا منہہ
دکھاؤنگا اب ذرا دعاؤن کے نقطون اور معنون کا خوب غور کیجیے کہ سوائے دیدار کے
اور بات نہین نکلتی پس اگر دیدار ممکن نہوتا تو امام علیہ السلام کیون طلب عبث کرتے اور
عاشق اور اشتیاق رویت جمال خالق ذو الجلال مین کیون دم بھرتے سنا ہی کہ بعضی دشمنان
عقل و دین کے کہتے ہین کہ لقا کا لفظ یہان اور جہان کہین آیا ہی مراد اوس سے جزا ہے سو یہہ
تاویل بہت موٹی ہے کیونکہ اگر لقا کے معنی جزا کے آئے ہونگے تو اونہی جا پر ہونگے مگر یہہ
نہین ہو سکتے خاصکر ان دعاؤنمین کہ تلقاک اور القاک بصیغہ ماضی اور متکلم واقع ہے کیونکہ اگر
لقا کے معنی جزا کے ان دعاؤنمین ہون تو دعاؤن کے یہہ معنی ہونگے کہ بندہ یہہ راضی ہی تیر
اور جزا دی اس بندے نے تجکو اور ای اللہ دے مجکو جو مانگا مینے تجہ سے اور امن دے
خوف سے جسروز جزا دون مین تجکو پس جزا دینا جو خدا کا کام تہا بندونکو وہ بندون نے جزا دی
خدا کو یہہ ہنسی کی بات ہے کوئی باریک بین ماہر قواعد اس بات کو پسند کریگا خلاصہ کلام
ہے کہ یہہ مسئلہ رویت کا کتب امامیہ سے بہی ثابت ہے اور بعضی کم فہم سمجہتے ہین کہ خدا جسم سے آ
ہے اور جب یکہنا تجویز ہوا تو جسمیت لازم آئی سو یہہ بات بی ٹھکانے ہے کیونکہ خدا قادر ہے اس بات پر
کہ بی جسم مرئی ہو جیسا قادر ہے اس بات پر کہ بے جسم اور بے چشم رائی ہے یعنی سارے خلق کو دیکہتا
ہے پس جو دفع اس جسمیت کا جواب دو دہی اوس جسمیت کا ہے اور جسکو زیادہ اس سے
دلائل دیکہنے منظور ہون تو شہر لکہنو مین میرے ایک دوست دیندار جامع فضیلت وقامع شرک و
بدعت فاضل کامل عالم بے بدل مقبول بارگاہ آلہ مولانا محمد لطف اللہ صاحب نے

شرح چہل حدیث کی جو اردو نظم مین تصنیف کی ہے اوسمین دیکھہ لے خدا چاہے تو بیماری
شبہات سے شفا پائیگا یہان بطریق نمونہ کے چند باتین اثبات رویت مین مذکور ہوئین والحمد للہ
علی ذالک اب مین اصل مطلب پر آتا ہون کہ جب بہشتی لوگ بہشت مین اسی ہزار برس تک عیش و
آرام مین مشغول ہین گے تو اللہ تعالے انکا فرمان فرشتون کو ہوگا کہ تم ایک ایک خوان اپنے اپنے
سرون پر رکھکر بہشتیون کے مکانین جاؤ یہہ احکام سنکر چند ملائیک نور کے اپنے اپنے سرون پر رکھکر
بہشتیون کے مکان پر آئین گے اور غلمان سے فرمائین گے کہ حورون کو بلاکر کہو کہ یہہ خوان
مکان کے اندر پہنچاؤ غرضکہ جب یہہ خوان حورین مکانون کے اندر صحن مین رکہین گے تو اکثر اہل جنت
تماشے کو آئین گے کہ ان خوانو مین کیا ہے اوسیوقت ملائیک آواز بلند کہین گے کہ ای اہل جنت اللہ تعالے
نے تمکو سلام کہا ہے اور ان خوانو مین تحفے بہیجے ہین یہہ بات سنکر بہشتی بہت خوش ہونگے
بقول اس مصرعہ کے ع کہان نصیب کہ آوے سلام دلبر کا* پھر جب ایک خوان سے سرپوش
اوٹھائین گے تو اوسمین سیب پائین گے پھر مارے خوشی کے اوسکو تراشین گے تو ایک حور
ایسی خوش لقا نکلی گی کہ سب حورین اپنا اپنا منہہ چہپائین گی اور اوسکی پیشانی مین ایسی چمک
ہوگی کہ بہشت کے مکانون پر عکس پڑیگا اور بہشتی لوگ اوسکو دیکھہ کر عاشق زار ہو جاینگے
تب وہ حور بولی گی کہ ای بہشتیو تم مجکو دیکھکر کیا مبتلا اور فریفتہ ہوئے ذرا اس رقعہ کو مطالعہ کرو
کہ اسمین کیا لکھا ہے پھر اہل جنت اوس رقعہ کو پڑہین گے اوسمین یہہ مضمون لکھا ہوگا کہ اے
بندہ میرے تم جنت کے ناز و نعمت مین ایسی مشغول ہوئے کہ ہمکو بھول گئے اب آؤ تمکو ایسی چیز
دکہاؤن کہ تمنے نہ آنکھون سے دیکھی ہو اور نہ کانون سے سنی ہو کہ وہ میرا دیدار ہے اب تم سب
اپنے اپنے براق پر سوار ہوکر جنت الفردوس پر آؤ اور لذت اوٹھاؤ یہہ خوش خبری سنکر سب مومنین
براقون پر سوار ہوکر عرش کے نیچے آکھڑے ہونگے وہان ایک میدان ہے وہان حور نہ غلمان
ہے اور نہ باغ نہ قصور ہے فقط ایک عالم نور ہے اوسمین کرسیان نور او زمرد اور یاقوت اور زرجد
کی ہر ایک کے رتبے کے موافق رکہی جائین گی اون پر اہل دیدار براقون سے اوتر کر آبیٹھین
گے اور بعضے غریب لوگ مشک و عنبر کے چبوترون پر بیٹھہ جائین گے مگر اوسوقت کسیکے رتبہ کے
پستی اور بلندی کا لحاظ نہوگا سب اپنے اپنے مقام پر خوش اور محظوظ بنے ہوئے بیٹھے رہین گے
اور وہانسے اوٹھنے کو کسیکا جی نچاہے گا اور ترمذی نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے
اوس میدان مین ایک سو بیس صف تمام مسلمانون کی کھڑی ہونگی اون مین سے جناب

رسالت مآبؐ کی امت مرحومہ کے اسّی صف ہوگی اور چالیس صفین سب پیغمبرونکی امت سے ہونگے پھر اوسوقت حضرت اسرافیل کو خالق بیچگون کا حکم ہوگا کہ تو خوش الحانی سے میرے حمد و ثنا پڑھکر امت محمدیؐ کو سناؤ اور حضرت داؤد علیہ السلام کو بھی اذن ہوگا کہ تم بھی آواز خوش گلو سے میری حمد و ثنا سب کے آگے گاؤ جسوقت حضرت داؤد اور حضرت اسرافیل علیہما السلام حمد و ثنا پڑھنے لگینگے تو سب مومنین جماعت وجد میں شوق مین آکر رونے لگینگے پھر ایک ٹھنڈی ہوا خوشبودار ساق عرش سے چلیگی بس ایکبار اوس ہوا کے چلتے ہی سب مومنونکے کپڑے اور چہرے مشک افشان ہوجائینگے اور وہین نور کی تجلی نظر آئیگی اور اپنے پروردگار کا دیدار بیچون و بیچگون دیکھینگے اوسوقت کوئی کیا حائل نہوگا اور ہر ایک شخص اپنے مطالب دلی کو بطور راز نہانی کے عرض کریگا اور جواب اوسکا جناب باری سے عیان اور آشکارا سنیگا پھر فرشتونکو حکم ہوگا کہ اونکو شراب طہور پلاؤ پھر اوسکو پیتے ہی دیدار الٰہی کے دیکھنے والے ایسی لذتون اور نعمتون مین مستغرق ہونگے کہ سب مزے بہشت کے اونکی نظرون مین پھیکے پڑجاینگے نہ حور کا خیال رہیگا نہ قصور کا پھر وہان سے اہل دیدار جب اپنے اپنے مکانون کی طرف پلٹینگے تو راہ مین ایک بازار خوشگوار ملیگا اوسمین اچھی اچھی صورتین خوبصورت اور نفیس چیزین پاکیزہ موجود ہین جس چیز پر دل چلیگا ملائیک لا حاضر کرینگے غرض کہ جب لوگ اپنے اپنے مکانون مین داخل ہونگے حورین اور بیبیان اونکی شکل و شباہت دیکھکر بھونچکہ سے رہ جائینگی اور تعجب کرکے کہینگی کہ اللہ اکبر اور چشم بد دور آج تو آپ کا جمال بہت باکمال نظر آیا اسکا کیا سبب ہے ایسی تمہاری شکلین آگے نہ تھین تمکو مبارک ہوجیو اور ہر روز تمہارا حسن و جمال بڑہتا ہے بہشتی لوگ جواب دینگے کہ دیدار خدا کا باعث ہمارے حسن و جمال کا ہے نہین تو شعر ذرّی کو کیا ہے تاب کہ ہو مثل آفتاب ✤ خورشید بیزوال سے یہ کچھ ہے آب و تاب ✤ پھر کبھی کبھی جناب اقدس و اعلیٰ بہشتیون کو مکانون کے اندر تجلی سے متجلی اور کلام عنایت انجام سے اونکو مشرف کیا کریگا روایت ہے کہ کسیکو سال بھر کے بعد اور کسیکو ساتوین روز اور کسیکو ہر رات و دن مین دو بار دیدار عطا ہوگا حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی فجر اور عصر کی نماز باخشوع و خضوع پڑہے اوسکو ان دونو وقتونمین دیدار ہوا کریگا اور حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ اولیاء اللہ جو یہان ہر وقت اور ہر دم حضور اعلیٰ مین لونڈی اور غلامون کی طرح حاضر رہتے ہین اور متقی ہر لحظہ خدا کے ذکر و اذکار مین مشغول رہتے ہین او

کسی نبی کا پیرو نہوگا اگر اونکو ایک لمحہ دیدار نہوگا تو وہ لوگ ایسا تڑپین گے کہ جیسا دوزخی بہشت
کے جانیکے واسطے تڑپین گے اور ملائکو نکو بھی دیدار ہوگا لیکن بعضی کہتے ہین کہ سوا حضرت جبرئیل ع
کے کسی اور فرشتے کو دیدار نہوگا مگر بیہقی نے عمر ابن العاص رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے کہ جب امت
محمدی دولت دیدار سے مشرف ہوکر اپنے اپنے مکان کی طرف چلین گے تو ملائک صف باندہ کر رکوع و سجود
مین مشغول ہونگے اونکو اوسی حال مین تجلی عنایت ہوگی اور عورتونکو دیدار الٰہی دیکھنی مین اختلاف ہے
بعضی علما قائل ہین اور بعضی منکر واللہ اعلم روایت ہے کہ جب اہل بہشت کو پھر اسی ہزار برس
گذر جائین گے ایک روز عین تجلی کے وقت حکم ہوگا کہ ای میرے بندو اب تمکو کسیطرح کی آرزو باقی
ہے سب عرض کرین گے کہ خداوندا تیری عنایات بیغایات سے مطلب بر آئے بلکہ ہم اپنے استحقاق
سے زیادہ کامیاب ہوے حکم ہوگا کہ ساری نعمتونسے افضل ایک نعمت اپنی خوشنودی تمکو عطا
کرتا ہون کہ پھر مین کبھی تمسے ناراض نہونگا یہہ کلام سنتے ہی اہل جنت بہت خوش ہونگے بلکہ اوس وقت
بہشت کی نعمتون کو بھی بھول جائین گے بلکہ اس مضمون کا شعر عرض کرینگے شعر مطلب بہشت سے
ہے نہ حور و قصور سے + مولا ہے ہمکو کام رضائے حضور سے + اور جنات کا حال یون لکھا ہے کہ
کفار جن مثل کفار بشر کے ہین وہ ہمیشہ دوزخ مین پڑے رہین گے اور مسلمان صلحا جن بہشت مین تو داخل
نہونگے مگر رعایا کیطرح آس پاس بہشت کے خیمونکے اندر رہین گے لیکن بہشت کے اندر سیر کرنیکو
آیا جایا کرینگے مگر دیدار نصیب نہوگا اور جو جانور کہ حلال ہین وہ سب بہشت کی خاک ہو جائین گے مگر
وہ جانور کہ خدا کیواسطے ذبح ہوتے ہین وہ مقام اعلی کی خاک ہو جائین گے اور وہ جو خدا کے نام سے
حاجت انسانی کے لیے ذبح کیے جاتے ہین وہ بہشت مین کمتر مقام کے خاک ہون گے اور
حضرت مولانا محمد رفیع الدین دہلوی ادام اللہ برکاتہم نے لکھا ہے کہ یہہ آسمان ٹوٹکر بہشتیون
کیواسطے سڑک بنجائیگا اور یہہ زمین دنیا کی شیرینی بنکر اہل جنت کیواسطے غذا مین صرف ہوگی
روایت ہے کہ اشیاء دنیاوی سے چند چیزین بہشت مین اچھی اچھی صورتین بنکر جائین گی اور
ہمیشہ رہین گی ایک تو حضرت اسمعیل ع کا دنبہ اور ناقہ حضرت صالح ع کا اور کتا اصحاب کہف کا اور
کعبہ شریف اور کوہ طور اور بیت المقدس کا پتھر اور استوانہ حنانہ اور منبر شریف جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ان سبکو بہشت مین موقع سے لاکر رکھین گے اللہ تعالے ہمکو اور سب
مومنین و مومنات کو بہشت کے مکان اور دیدار پاک دکھاوے اور اس مناجات کو قبول
فرماوے آمین یا رب العالمین

مناجات بدرگاہ حق تعالے

الٰہی بحق محمدؐ سے نبی
مجھے ایسی بینائی دے اے خدا
مرے دل کو اب صاف کر اے خدا
کہاں مانگنے کا ہے مجکو شعور
گمان نیک کہتا ہون تجہسے اگر
حضور خدا اور رسول خدا
مرے اقربا اور بہائے عزیز
نہ مجکو کسی بات کی ہے ہوس

مجھے نعمتین دیجو فردوس کی
کہ دیدار دیکھون تمین ظہر تیرا
کبیرہ صغیرہ سے مجکو بچا
مجھے فضل سے بخشیو اے غفور
کہ تحقیق بخشیگا میرا گناہ
یہی بس وسیلہ ہے مجکو بڑا
رہین دین و دنیا مین وہ باتمیز
میرا خاتمہ ہووے بالخیر بس
کرمکی مین پہونچا دے اے خدا

مجھے اپنا دیدار دکھلائیو
مرے بخشدیجو خطا و گناہ
مرے کام پر دہیان مت کیجیو
دئی سونپ سب کام مینے تجھے
مگر اس رسالے کو بندی کیا
مری اور ہے آرزو اے غفور
مری التجا ہے یہہ پروردگا
الٰہی پڑہے اس رسالے کو جو
بحق محمدؐ شفیع الورا

نہ دوزخکی تو نار دکھلائیو
بہشتونکی آسان ہو مجہپہ راہ
کرم سے تو اپنے خبر لیجیو
جو تیری رضا ہو سو دیجو مجھے
کہ پکڑون وسیلہ حبیب اے خدا
رہون فکر دنیا سے مین دور دور
محمدؐ کا مجھکو دکھا دے مزار
دعا سے کرے یاد فیاض کو

تمام شد

خاتمۃ الطبع

شکر خدا کا جسنے قیامت کو روز فیصلہ کا اعمال بندگان کے کے لیے مقرر کیا اور ہر ایک کو اس روز اسکے کیے کا نیکی و بدی سے بدلا دیا اور درود نامحدود اوسکے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر کہ جو باذن اللہ تعالے اوس روز شفیع امم ہونگے عاصیون پر انکے لطف و کرم ہونگے دوزخ سے نجات دلائینگے بہشت مین پہونچائینگے بعد حمد و نعت کے پوشیدہ نرہے کہ اندنون مجموعہ دو رسالون عمدہ ایک قیامت نامہ اور دوسرے بہشت نامہ اردو کا کہ جسے مولوی فیاض الحق صاحب متخلص بفیاض نے ترجمہ روایات معتبرہ سے ترتیب دیا مطبع فیض منبع عالی ہمم معالی شیم نامی وگرامی جمہور منشی نول کشور صاحب صاعدہ اللہ باعلے المراتب مین بماہ جمادی الاخرے سنہ ۱۲ ہجری موافق ستمبر سنہ ۱۸ عیسوی چہاپا گیا بمنہ وکمال کرمہ